آزاد جموں و کشمیر

عبوری آئین

ایکٹ 1974ء

ترمیم شدہ

31 دسمبر 2008

مترجم

چوہدری مختار حسین

بی کام (پنجاب) ایل ایل بی (آنرز)

آزاد جموں و کشمیر

عبوری آئین

ایکٹ، 1974ء

(31 دسمبر 2008 تک ترمیم شدہ)

ترجمہ

چوہدری مختار حسین

بی کام (پنجاب) ایل۔ایل۔بی (آنرز)

ویری ناگ پبلشرز میرپور آزاد کشمیر

فون : 05827-447498, 05827-434330

نام کتاب	آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین
مصنف	چوہدری مختار حسین بی۔کام پنجاب، ایل ایل بی (آنرز)
سال اشاعت	مارچ 2009ء
اشاعت	اوّل
ناشر	ویری ناگ پبلشرز
مطبع	مطبعۃ العربیہ، 2-A لیک روڈ، لاہور

فہرست

انتساب

اُس خندہ پیشاں ماں کے نام!

جس کا حال میرے مستقبل پہ فدا ہو گیا؛

اُس عظیم بھائی کے نام!

جس نے میرے بچپن اور لڑکپن میں اپنی بے لوث،

بے انتہا اور مخلص محبت کے سائباں تلے مجھے شفقت

پدری کے احساس محرومی سے دوچار ہونے سے ہر

لحظہ بچائے رکھا؛

اور

اُس قوم کے نام!

جس کے مدارس، کلیات اور جامعات میں رہ

کے میں زیور تعلیم سے آراستہ ہوا۔

(مترجم)

تعارف

ہندوستان میں برطانوی راج کے وقت ریاست جموں وکشمیر اُن 562 ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست تھی جنہیں خودمختاری کی سند حاصل تھی۔ یہ ریاست انگریزوں نے معاہدہ امرتسر ۱۸۴۶ء کی رو سے ڈوگرہ راجہ گلاب سنگھ کے ہاتھ صرف پچھتر لاکھ نانک شاہی کے عوض فروخت کی تھی جس کے نتیجے میں یہاں ڈوگرہ راج کا قیام عمل میں آیا۔ اُس وقت اِس ریاست میں جموں، کشمیر، پونچھ، لداخ، گلگت، بلتستان اور سکردو کے علاقے شامل تھے۔ ریاست کی آبادی مسلم اکثریت پر مشتمل تھی مگر اِس کی حکمرانی غیر مسلموں کے ہاتھ میں تھی جن کے متعصبانہ طرز حکومت کی وجہ سے مسلمانوں کا جینا دوبھر ہو گیا تھا۔ مسلمان مسلسل اِس کوشش میں تھے کہ اُنھیں ڈوگرہ راج سے کسی طور آزادی حاصل ہو۔

۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو سرینگر میں ڈوگرہ فوج نے نہتے مسلمانوں پر اُس وقت گولی چلا دی جب وہ ڈوگرہ حکومت کے مسلمانوں کے ساتھ غیر مساویانہ سلوک کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے تھے۔ اِس واقعہ کے نتیجے میں پوری ریاست میں مسلمانوں نے منظم تحریک آزادی کا آغاز کیا جس سے مجبور ہو کر حکومت کو مسلمانوں میں پائے جانے والے اضطراب کی وجوہات جاننے اور اُن کے حل کے لیے گلینسی کمیشن قائم کرنا پڑا۔ اِس کمیشن کی سفارشات کے نتیجے میں مجلس قانون ساز کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے کچھ ممبران تو نامزد ہوتے تھے اور کچھ کا انتخاب براہ راست عوام کے ذریعے ہوتا تھا۔ اِس مجلس قانون ساز کے انتخابات سال ۱۹۳۴، ۱۹۳۸ اور ۱۹۴۶ میں منعقد ہوئے۔

مسلمانوں کی تحریک آزادی سے مجبور ہو کر جب انگریزوں نے ہندوستان سے اپنا اقتدار سمیٹنے کا ارادہ کیا تو اُنھوں نے اِس ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا منصوبہ بنایا، جسے ۳ جون، ۱۹۴۷ء کا منصوبہ کہا جاتا ہے۔ اِس منصوبے کی رو سے خودمختار ریاستوں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اپنے عوام کی خواہشات کے مطابق کسی بھی ملک کے ساتھ الحاق کر سکتی ہیں یا اپنی آزاد حیثیت بھی برقرار رکھ سکتی ہیں۔ ریاست جموں وکشمیر جو مسلم اکثریتی ریاست تھی کے مسلمانوں نے

۱۹ جولائی ۱۹۴۷ء کو قرارداد الحاق پاکستان منظور کر کے اِس کے مستقبل کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر یہاں کے ہندو راجہ ہری سنگھ نے مسلم عوام کی خواہشات یکسر نظر انداز کرتے ہوئے غیر آئینی انداز میں ریاست کا الحاق ہندوستان سے کر دیا۔ نتیجتاً تحریک آزادی کشمیر نے جنگ آزادی کشمیر کی شکل اختیار کر لی۔ کشمیر کے غیور مسلمانوں نے بے سروسامانی کے عالم میں ڈوگروں کی منظم فوج سے جنگ لڑی اور ریاست کا وسیع علاقہ اُن کے تسلط سے آزاد کروالیا، جو آج کل آزاد جموں وکشمیر کے نام سے موسوم ہے۔ ۲۴ اکتوبر، ۱۹۴۷ء کو ریاست جموں وکشمیر کی آزاد حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا جو آزاد ہونے والے علاقوں کے انتظام و انصرام کے علاوہ مقبوضہ علاقوں کی آزادی کے لیے بھی مسلسل کوشاں ہے۔

حکومت کا انتظام چلانے کے لیے ۱۹۵۰ء میں قواعد کار یعنی رولز آف بزنس مرتب کئے گئے۔ اِن قواعد کار کی رو سے ریاست کے صدر کو انتظامی اختیارات کے علاوہ قانون سازی کے اختیارات بھی حاصل تھے۔ عدالتی نظام کی بحالی کے لیے ''کورٹس اینڈ لاز کوڈ'' کے نام سے ۱۹۴۸ء میں ایک خصوصی قانون وضع کیا گیا جس میں ضروری ترمیمات کی جا کر اِسے ۱۹۴۹ء میں دوبارہ نافذ کیا گیا جو ضروری ترامیم کے ساتھ تاحال نافذ العمل ہے۔ ریاست میں دیگر عدالتوں کے علاوہ عدالت عالیہ (High Court) کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ اسلامی عائلی قوانین کے نفاذ کے لئے مغربی پنجاب میں نافذ العمل قانون شریعت یہاں بھی رائج کیا گیا۔ ضابطہ دیوانی، ضابطہ فوجداری، قانون شہادت، ضابطہ تعزیرات، پولیس ایکٹ، اسلحہ ایکٹ، ایکٹ معاملہ زمین، قانون مزارعت وغیرہ جیسے اہم قوانین جو مغربی پنجاب میں رائج تھے وہی ریاست میں بھی اختیار کر لیے گئے۔ اس کے علاوہ ڈوگرہ دور میں رائج کئے جانے والے ۱۹۳ ایسے قوانین جو کورٹس اینڈ لاز کوڈ ۱۹۴۹ء سے ہم آہنگ پائے گئے بھی بدستور نافذ العمل رکھے گئے۔ اِس طرح عدالتی نظام کا ڈھانچہ دوبارہ منظم ہو گیا۔

۱۹۵۲ء میں قواعد کار میں ترمیم کر کے انھیں دوبارہ نافذ کیا گیا، جن میں پہلے کی طرح عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ کے لیے علیحدہ علیحدہ نظام بحال رکھا گیا۔ ۱۹۵۷ء میں تیسری مرتبہ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ یہ قواعد کار پھر نافذ

کیے گئے، جو ۱۹۶۰ء تک عبوری آئین کے طور پر مؤثر رہے۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۰ء تک نافذ العمل رہنے والے نظام کی رو سے ایسا شخص جسے مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا اعتماد حاصل ہوتا اُسے ریاست کے لیے صدر نامزد کیا جاتا۔

۱۹۶۰ء میں آزاد جموں وکشمیر میں بلدیاتی نمائیندوں کے ذریعے صدارتی انتخاب کا نظام رائج کیا گیا۔ اِس کے ساتھ ساتھ ایک کونسل تشکیل دی گئی جس کا انتخاب بھی بلدیاتی نمائیندوں کے ذریعے عمل میں لایا جاتا تھا۔ کونسل کل ۲۴ ارکان پر مشتمل ہوتی تھی جس کے ۱۲ ارکان آزاد جموں وکشمیر میں سے اور دیگر ۱۲ ممبران مہاجرین جموں وکشمیر مقیم پاکستان میں سے منتخب ہوتے تھے۔ یہ طرز انتخاب صرف چار سالوں تک نافذ العمل رہ سکا۔

۱۹۶۴ء میں آزاد جموں وکشمیر گورنمنٹ ایکٹ نافذ کیا گیا۔ اِس ایکٹ کے ذریعے کونسل کے ارکان جن کا انتخاب بلدیاتی نمائیندگان کے ذریعہ عمل میں لایا جاتا تھا کی تعداد ۱۲ سے کم کر کے ۸ مقرر کی گئی جبکہ ۱۹۶۵ء میں اِس ایکٹ میں ترمیم کے ذریعے صدر کو اختیار دیا گیا کہ وہ مہاجرین جموں وکشمیر مقیم پاکستان کی کونسل میں نمائیندگی کے لیے دو ارکان کی نامزدگی کرے۔ کونسل کے ارکان میں سے کسی ایک کو چیئرمین مقرر کیا جاتا تھا جس کا اختیار چیف ایڈوائزر کو حاصل تھا۔ کونسل کا چیئرمین بر بنائے عہدہ آزاد جموں وکشمیر کا صدر بھی ہوتا تھا۔ یہ طرز حکومت جس میں عوامی نمائیندگی برائے نام تھی زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکا۔

۱۹۶۸ء میں آزاد جموں وکشمیر گورنمنٹ ایکٹ، ۱۹۶۴ء منسوخ کر کے ضروری ترمیمات کے ساتھ دوبارہ نافذ کیا گیا۔ اِس قانون کی رو سے کونسل کے ارکان کی تعداد ۱۲ مقرر کی گئی جن میں سے ۸ آزاد جموں وکشمیر سے منتخب ہونے ہوتے تھے جبکہ بقیہ ۴ کی نامزدگی چیف ایڈوائزر کی طرف سے مہاجرین جموں وکشمیر مقیم پاکستان میں سے کی جاتی تھی۔ کونسل کا چیئرمین کونسل کے ارکان منتخب کرتے تھے جو بر بنائے عہدہ ریاست کا صدر بھی ہوتا تھا۔ یہ نظام حکومت بہت ہی قلیل عرصہ کے لیے برقرار رہا اور ۱۹۶۹ء میں عبوری حکومت قائم کر دی گئی۔

۱۹۷۰ء میں آزاد جموں وکشمیر حکومت ایکٹ، ۱۹۶۸ء منسوخ کر دیا گیا اور نیا گورنمنٹ ایکٹ نافذ کیا گیا۔

اس ایکٹ کے ذریعے آزاد جموں وکشمیر میں ایک بڑی آئینی تبدیلی واقع ہوئی اور بالغ رائے دہی کا نظام اپنایا گیا۔ آزاد جموں وکشمیر کی تاریخ میں پہلی بار مجلس قانون ساز (Legislative Assembly) اور صدر کا انتخاب بالغ رائے دہی کی بنیاد پر کیا جانا قرار دیا گیا۔ مجلس قانون ساز کے ارکان کی تعداد ۲۵ مقرر کی گئی جن میں ایک نشست خواتین کے لیے مختص تھی۔ صدارتی طرز حکومت کوئی چار سال تک نافذ رہا جس کے بعد پارلیمانی طرز حکومت متعارف ہوا جو گذشتہ تیس برسوں سے کامیابی سے چل رہا ہے۔

۱۹۷۴ء میں آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین ایکٹ نافذ کیا گیا جس میں حسب ضرورت اِس وقت تک دس مرتبہ ترمیم کی جا چکی ہے۔ ۱۹۷۴ء میں آزاد کشمیر میں پہلی مرتبہ پارلیمانی طرز حکومت اختیار کیا گیا اور حکومت کے دستور کے لئے آئین کا لفظ بھی پہلی مرتبہ استعمال کیا گیا۔ اِس ایکٹ کے تحت صدر ریاست کا آئینی سربراہ ہے جبکہ وزیر اعظم ریاست کا منتظم اعلیٰ ہوتا ہے۔ مجلس قانون ساز کے ارکان کی تعداد ابتدائی طور پر ۴۲ مقرر کی گئی تھی جن میں سے ۴۰ کا انتخاب بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست ہوتا تھا جبکہ دو خواتین بذریعہ نامزدگی مقرر ہوتی تھیں۔ بعد میں مخصوص نشستوں میں مزید ۶ کا اضافہ کر دیا گیا۔ اِس طرح اب خواتین کے لیے پانچ، علماء ومشائخ کے لیے ایک اور سمندر پار مقیم ریاستی باشندگان کے لیے ایک نشست مخصوص ہے۔ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پُر کی جانے والی ۴۱ نشستوں میں سے ۲۹ اراکین کا انتخاب آزاد جموں وکشمیر کے لوگ براہ راست کرتے ہیں۔ جبکہ بقیہ ۱۲ نشستوں پر مہاجرین جموں وکشمیر مقیم پاکستان اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔

موجودہ عبوری آئین کے تحت وزیر اعظم کا انتخاب مجلس قانون ساز کے ممبران کرتے ہیں جبکہ صدر کا انتخاب مجلس قانون ساز اور آزاد جموں وکشمیر کونسل کے منتخب شدہ ارکان مشترکہ طور پر کرتے ہیں۔ اِس آئین کے تحت مجلس قانون ساز کے ساتھ ساتھ آزاد جموں وکشمیر کونسل کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے جس کے چھ ارکان کا انتخاب ممبران اسمبلی کرتے ہیں جبکہ پانچ ارکان کی نامزدگی چیئرمین کونسل کی طرف سے کی جاتی ہے۔ یہ پانچ ارکان وفاقی وزراء یا ارکان پارلیمان

میں سے نامزد کیے جاتے ہیں۔ وزیرِاعظم پاکستان بلحاظ عہدہ اِس کونسل کے چیئرمین ہوتے ہیں جبکہ ریاست کے صدر اِس کے وائس چیئرمین مقرر ہیں۔ وزیرِاعظم آزاد جموں وکشمیر اور وفاقی وزیر امور کشمیر وشمالی علاقہ جات بھی اِس کونسل کے رُکن ہوتے ہیں۔ کونسل کا علیحدہ سے سرمایہ مجتمع اور علیحدہ سیکرٹریٹ ہے جو اسلام آباد میں واقع ہے۔ عبوری آئین کے تحت کونسل کو قریب قریب اُن تمام امور پر قانون سازی کا اختیار حاصل ہے، جن امور پر وفاقی پارلیمان کو پاکستان میں قانون سازی کا اختیار دیا گیا۔ اس طرح کونسل آزاد جموں وکشمیر کی مقننہ کا حصہ بھی ہے۔ موجودہ عبوری آئین کے تحت ریاست میں دیگر عدالتوں کے علاوہ عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ قائم کی گئی ہیں۔ عدالت عالیہ کی زیرِ نگرانی آزاد جموں وکشمیر میں آزاد وخودمختار عدلیہ کام کر رہی ہے جو عموماً کسی بھی ملک اور قوم کی بقاء کی ضمانت سمجھی جاتی ہے۔ بیرونی تجارت، امور خارجہ اور کرنسی کے معاملات آئین کے تحت حکومت پاکستان کی ذمہ داری میں دیئے گئے ہیں۔

اگست ۱۹۷۷ء سے لے کر ۱۶ جون ۱۹۸۰ء تک یہ عبوری آئین عارضی طور پر ایک ہنگامی اعلان کے تحت معطل رہا۔ ۱۷ جون ۱۹۸۵ء سے دوبارہ منتخب حکومت قائم ہوئی جو اِس کے تحت اب تک کامیابی سے کام کرتی چلی آ رہی ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ آئیندہ بھی یہ اسی طرح کام کرتی رہے گی جس سے ریاست کے لوگوں کو معاشی استحکام حاصل ہو گا۔

چوہدری مختار حسین

بی کام، ایل ایل بی (آنرز)

آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین ایکٹ، مجریہ 1974ء

(ایکٹ ہشتم بابت سال 1974ء)

آزاد جموں و کشمیر حکومت ایکٹ، مجریہ 1970ء منسوخ کر کے بعض ضروری ترمیمات کے ساتھ دوبارہ وضع کرنے کا ایکٹ۔

تمہید:

چونکہ ریاست جموں و کشمیر کی مستقل حیثیت کا تعین ابھی اقوام متحدہ کے زیر اہتمام آزادانہ اور منصفانہ استصواب رائے کے جمہوری طریقے سے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندو پاک کی وقتاً فوقتاً منظور کردہ قراردادوں کے بمنشاء ریاست کے لوگوں کی آزادانہ رائے کے مطابق ہونا باقی ہے؛

اور چونکہ ریاست جموں و کشمیر کے وہ علاقے جو لوگوں نے پہلے سے آزاد کرا لئے ہیں فی الحال آزاد جموں و کشمیر کے نام سے موسوم ہیں؛

اور چونکہ جموں و کشمیر کی مستقل حیثیت کے تعین تک جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، آزاد جموں و کشمیر کی بہتر حکومت اور انصرام کے لئے قانون کا وضع کرنا اور اس مقصد کے لئے آزاد جموں و کشمیر حکومت ایکٹ مجریہ 1970ء منسوخ کر کے بعض ضروری ترمیمات کے ساتھ دوبارہ وضع کرنا ضروری ہے؛

اور چونکہ حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندو پاک کی قراردادوں کے تحت عائد شدہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے متذکرہ آزاد جموں و کشمیر حکومت ایکٹ، مجریہ 1970ء کی مجوزہ تنسیخ اور دوبارہ توضیع کی منظوری دی ہے اور یہ مسودہ قانون، صدر آزاد جموں و کشمیر کو قانون

سازاسمبلی آزاد جموں وکشمیر میں غور وخوض اور منظوری کے لئے پیش کرنے کا اختیار دیا ہے۔لہذا حسبِ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے :-

ا۔ مختصر عنوان اور آغاز وغیرہ :

(ا) یہ ایکٹ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین ایکٹ، 1974ء کہلائے گا۔

(۲) یہ اس دن سے نافذ العمل ہوگا جس دن آزاد جموں وکشمیر حکومت کے لئے مسودہ قانون، 1974ء پر صدر کی طرف سے منظوری دے دی جائے گی یا منظوری دی جانی متصور ہو جائے گی۔

(۳) یہ مسودہ قانون اس وقت تک صدر کو منظوری کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا جب تک اسمبلی کے کل ارکان کی کم از کم دو تہائی تعداد اسے منظور نہ کر لے۔

(۴) صدر اس مسودہ قانون پر ذیلی دفعہ (۲) کے تحت منظوری کی غرض سے پیش کئے جانے سے تین دن کے اندر اپنی رضامندی دے گا اور اگر صدر ایسا کرنے میں ناکام رہے تو متذکرہ معیاد کے گزر جانے پر یہ متصور ہوگا کہ اُس نے اِس مسودہ قانون پر اپنی رضامندی دے دی ہے۔

۲۔ تعریفات :

(ا) اس ایکٹ میں تاوقتیکہ موضوع یا سیاق وسباق میں کوئی مفہوم اس کے منافی ہو،

"زرعی آمدنی" سے مراد وہ زرعی آمدنی ہے جس کی تعریف محصول آمدنی سے متعلق قانون کی اغراض کے لئے کی گئی ہے؛

"اسمبلی" سے مراد آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی ہے؛

"آزاد جموں وکشمیر" سے مراد ریاست جموں وکشمیر کے وہ علاقے ہیں جو اس ریاست کے لوگوں نے آزاد کرالئے ہیں اور فی الوقت حکومت کے زیرِ انتظام ہیں اور ایسے دیگر علاقے جو بعدازیں اس حکومت کے زیرانتظام آجائیں؛

"کارپوریشن محصول" سے مراد آمدنی پر کوئی ایسا محصول ہے جو انجمنوں کی طرف سے واجب الادا ہو اور جس کے سلسلے میں حسبِ ذیل شرائط کا اطلاق ہوتا ہو :-

(اول) وہ محصول جو زرعی آمدنی کی بابت واجب الوصول نہ ہو؛

(دوم) انجمنوں کی طرف سے ادا کردہ محصول کی بابت کوئی تخفیف، جس کا اطلاق کسی بھی قانون کی رو سے اُس محصول پر ہوتا ہو، انجمنوں کی طرف سے افراد کو واجب الادا منافع منقسمہ سے نہ کی جاتی ہو؛

(سوم) محصول آمدنی کی غرض کے لئے مذکورہ منافع وصول کرنے والے افراد کی کل آمدنی شمار کرنے میں یا ایسے افرد کی طرف سے واجب الادا یا ان کو قابل واپسی محصول آمدنی شمار کرنے میں اس طرح سے ادا شدہ محصول کو شامل کرنے کے لئے کوئی حکم موجود نہ ہو؛

"کونسل" سے مراد اس ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ آزاد جموں وکشمیر کونسل ہے؛

"مالی سال" سے مراد جولائی کے پہلے دن سے شروع ہو کر جون کے تیسویں دن ختم ہونیوالا سال ہے؛

"حکومت" سے مراد آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر ہے؛

''مشترکہ اجلاس'' سے مراد اسمبلی، کونسل سیکریٹریٹ کے انچارج وفاقی وزیر اور کونسل کے منتخب شدہ ارکان کا مشترکہ اجلاس ہے'

''جج'' آزاد جموں وکشمیر کی عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کی نسبت جج کی اصطلاح میں آزاد جموں وکشمیر کی عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس یا عدالت عالیہ کے چیف جسٹس، جیسی بھی صورت ہو، شامل ہوں گے اور عدالت عالیہ کا کوئی اضافی جج بھی اس میں شامل ہوگا'

''مسلمان'' سے مراد ایسا شخص ہے جو اللہ قادر مطلق کی واحدانیت اور یکتانیت، اسکے فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتب، ان میں سے آخری کتاب قرآن کریم، اس کے انبیاء، حضرت محمد ﷺ کی مطلق ختم نبوت، روزِ حساب اور قرآن کریم اور سنتِ رسول ﷺ کی تمام تعلیمات اور مقتضیات پر ایمان رکھتا ہو'

''شخص'' کی اصطلاح میں کوئی ہیت سیاسی یا ہیت اجتماعی شامل ہے'

''صدر'' سے مراد آزاد جموں وکشمیر کا صدر ہے اور اس میں وہ شخص بھی شامل ہے جو فی الوقت صدر آزاد جموں وکشمیر کے قائم مقام کی حیثیت سے کام کر رہا ہو یا فرائض سرانجام دے رہا ہو'

''مقررہ'' سے مراد کسی قانون یا اس کے تحت مرتب شدہ قواعد کے ذریعے مقرر شدہ ہے'

''جائیداد'' کی اصطلاح میں کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میں کوئی حق، استحقاق یا مفاد اور پیداوار کے کوئی ذرائع اور وسائل شامل ہیں'

''مشاہرہ'' کی اصطلاح میں تنخواہ اور پنشن شامل ہے'

''آزاد جموں وکشمیر کی ملازمت'' سے مراد آزاد جموں وکشمیر بشمول کونسل کے امور سے متعلق کوئی ملازمت، آسامی یا عہدہ ہے لیکن اس میں کونسل کا چیئرمین،

صدر، اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر، وزیراعظم، وزیر، دفعہ ۲۱ کے تحت تعینات کونسل سیکریٹریٹ کا انچارج وفاقی وزیر یا مشیر، پارلیمانی سیکرٹری، مشیر برائے وزیراعظم، اسمبلی کا رُکن یا کونسل کا رُکن شامل نہیں ہے'

''اسپیکر'' سے مراد اسمبلی کا اسپیکر ہے اور اس میں کوئی ایسا شخص بھی شامل ہے جو اسمبلی کے قائم مقام اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو'

''ریاستی جائیداد'' سے مراد ایسی کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہے جو ریاست جموں وکشمیر یا س کے سابق حکمران یا کسی راجہ کی ملکیت تھی اور پاکستان میں واقع ہو'

''ریاستی باشندہ'' سے مراد ایسا شخص ہے جو فی الوقت آزاد جموں وکشمیر یا پاکستان میں رہائش پذیر ہو اور وہ ریاست جموں وکشمیر کی سابق حکومت کے وقتاً فوقتاً ترمیم شدہ نوٹیفیکیشن نمبر آئی ایل/84 مجریہ 20 اپریل 1927ء میں کی گئی تعریف کی رو سے ریاستی باشندہ ہو'

''محصول بندی'' سے مراد کسی محصول یا ڈیوٹی کا عائد کرنا ہے خواہ وہ عمومی، مقامی یا خاص ہو اور اصطلاح ''محصول'' کا مطلب اسی اعتبار سے لیا جائے گا'

''آمدنی پر محصول'' کی اصطلاح میں زائد منافع پر محصول یا تجارتی منافع پر محصول کی نوعیت کا محصول بھی شامل ہے۔

(۲) اس ایکٹ میں ''اسمبلی کے ایکٹ'' یا ''کونسل کے ایکٹ'' کی اصطلاح میں دفعہ ۴۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت یا اسی دفعہ کی ذیلی دفعہ (۴) کے تحت، جیسی بھی صورت ہو، صدر کا جاری کردہ آرڈیننس بھی شامل ہوگا۔

(۳) ایسا شخص جو حضرت محمد ﷺ خاتم النبین کی مطلق اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو یا حضرت محمد ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی توضیح سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو یا کسی ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو، اس ایکٹ یا قانون کی اغراض کے لئے

مسلمان نہیں ہے۔

۳۔ سرکاری مذہب اسلام ہوگا :

آزاد جموں و کشمیر کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔

۴۔ بنیادی حقوق :

(۱) کوئی قانون یا کوئی رسم یا رواج جو قانون کا سا اثر رکھتا ہو، تصادم کی اس حد تک کالعدم ہوگا جس حد تک وہ اِس دفعہ کے تحت عطا کردہ حقوق سے متصادم ہے۔

(۲) ایسا کوئی قانون مرتب نہیں کیا جائے گا جو بایں طور عطا کردہ حقوق سلب کرے یا کم کرے اور ہر وہ قانون جو اس ذیلی دفعہ کی خلاف ورزی میں وضع کیا جائے اُس خلاف ورزی کی حد تک کالعدم ہوگا۔

(۳) اس دفعہ کے احکام کا اطلاق کسی ایسے قانون پر نہ ہوگا جس کا تعلق مسلح افواج کے ارکان یا امن عامہ برقرار رکھنے کی جمیعتوں کے ارکان کے فرائض کی صحیح طور سے انجام دہی یقینی بنانے یا ان میں نظم وضبط قائم رکھنے کی غرض سے ہو۔

(۴) **حقوق :**

۱۔ **فرد کی سلامتی** : کسی شخص کو بغیر کسی قانون کے اس کی آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ **گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ :**

(۱) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا گیا ہو متذکرہ گرفتاری کی وجوہ سے، جتنا جلدی ممکن ہو سکے، آگاہ کیے بغیر نہ تو نظر بند رکھا جائے گا اور نہ ہی اسے اپنی پسند کے قانون پیشہ وکیل سے مشورہ کرنے اور اُس کے ذریعے صفائی پیش کرنے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(۲) ہر اس شخص کو جسے گرفتار کیا گیا ہو اور نظر بند رکھا گیا ہو، متذکرہ گرفتاری سے چوبیس گھنٹوں کے اندر، باخراج گرفتاری کی جگہ سے مجسٹریٹ کی عدالت تک سفر کے لئے درکار وقت، قریب ترین مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور ایسا کوئی شخص کسی مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ نظر بند نہیں رکھا جائے گا۔

(۳) ذیلی پیرے (۱) اور (۲) میں مذکور کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا :

(اے) جو فی الوقت کسی دشمن ملک کا شہری ہو، یا

(بی) جسے امتناعی نظر بندی کے کسی قانون کے تحت گرفتار یا نظر بند کیا گیا ہو۔

(۴) امتناعی نظر بندی سے متعلق کوئی بھی قانون کسی شخص کو تین ماہ کی مدت سے زیادہ نظر بند رکھنے کی اجازت نہیں دے گا تاوقتیکہ حکومت کے قائم کردہ نظر ثانی بورڈ نے تین ماہ کی مذکورہ مدت کے اختتام سے پہلے یہ رپورٹ نہ دے دی ہو کہ اُس کی رائے میں متذکرہ نظر بندی کے لئے کافی وجہ موجود ہے۔

(۵) جب کسی شخص کو کسی ایسے حکم کی تعمیل میں نظر بند کیا جائے جو امتناعی نظر بندی کے کسی قانون کے تحت صادر کیا گیا ہو تو حکم صادر کرنے والا حاکم جتنا جلدی ممکن ہو، مذکورہ شخص کو ان وجوہات سے مطلع کرے گا جن کی بناء پر وہ حکم صادر کیا گیا ہے اور اسے اس حکم

کے خلاف اپنی عرضداشت پیش کرنے کا اولین موقع فراہم کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی حکم دینے والا حاکم ایسے حقائق کے اظہار سے انکار کر سکے گا جن کا اظہار متذکرہ حاکم مفاد عامہ کے خلاف سمجھتا ہو۔

۳۔ **غلامی اور جبری مشقت کی ممانعت :**

(۱) کسی شخص کو غلام نہیں بنایا جائے گا اور کوئی قانون کسی بھی طریقے سے آزاد جموں وکشمیر میں غلامی کی کسی بھی صورت کو رواج دینے کی اجازت نہیں دے گا یا غلامی رواج دینے کے لئے کسی بھی صورت میں سہولت بہم نہیں پہنچائے گا۔

(۲) جبری مشقت کی تمام اقسام ممنوع قرار دی جاتی ہیں۔

(۳) اس پیرے میں مذکور کسی امر کا اس لازمی خدمت پر اثر انداز ہونا متصور نہیں ہوگا:

(اے) جو کسی قانون کے خلاف جرائم کی بناء پر سزا بھگتنے والے کسی شخص سے لی جائے' یا

(بی) جو کسی قانون کے تحت کسی غرض عامہ کے لئے مطلوب ہو۔

۴۔ **مؤثر بہ ماضی سزا سے تحفظ :**

کوئی بھی قانون کسی بھی شخص کو۔۔۔

(اے) کسی ایسے فعل یا ترکِ فعل کے لئے جو سرزد ہونے کے وقت کسی قانون کے تحت مستوجب سزا نہ تھا، سزا دینے کی اجازت نہیں دے گا' یا

(بی) کسی جرم کے لئے ایسی سزا دینے کی جو اس جرم کے ارتکاب کے وقت قانون کی رو سے اس کے لئے مقررہ سزا سے زیادہ سخت یا مختلف ہو، اجازت نہیں دے گا۔

۵۔ **نقل و حرکت کی آزادی :**

مفادِ عامہ کے پیشِ نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر ریاستی شہری کو آزاد جموں و کشمیر بھر میں آزادانہ نقل و حرکت اور اس کے کسی بھی حصے میں سکونت اختیار کرنے یا آباد ہونے کا حق حاصل ہوگا۔

۶۔ **اجتماع کی آزادی :**

امنِ عامہ کے مفاد کے پیشِ نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع ہر ریاستی شہری کو پر امن طور پر اور اسلحہ کے بغیر جمع ہونے کا حق حاصل ہوگا۔

۷۔ **انجمن سازی کی آزادی :**

(۱) اس ایکٹ کے تابع ہر ریاستی باشندے کو اخلاقی یا امنِ عامہ کے مفاد کے پیشِ نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع انجمنیں یا یونین بنانے کا حق حاصل ہوگا۔

(۲) آزاد جموں و کشمیر میں کسی شخص یا کسی سیاسی جماعت کو ریاست کے الحاق پاکستان کے نظریہ کے خلاف تبلیغ کرنے یا اِس کے منافی یا اس کے لئے نقصان دہ سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۸۔ **تجارت، کاروبار یا پیشے کی آزادی :**

ہر ریاستی شہری کو جو ایسی قابلیت، اگر کوئی ہو، کا حامل ہو جو اس کے پیشے یا مشغلے سے متعلق قانون کے ذریعے مقرر کی گئی ہو، کسی جائز پیشے یا مشغلے کے اختیار کرنے کا اور کسی جائز تجارت یا کاروبار کرنے کا حق حاصل ہوگا،

مگر شرط یہ ہے کہ اس پیرے میں مذکور کوئی امر۔۔۔

(اے) کسی تجارت یا پیشے کے اجازت نامہ کے طریقہ کار سے منضبط کرنے' یا

(بی) تجارت، کاروبار یا صنعت میں آزادانہ مقابلہ کے پیشِ نظر اسے منضبط کرنے'

یا

(سی) حکومت یا کونسل یا کسی ایسی کارپوریشن جو حکومت یا کونسل کے زیرِ انتظام ہو، کے ذریعے دیگر اشخاص کے کلی یا جزوی اخراج سے کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا خدمت کے چلانے میں مانع نہیں ہوگا۔

۹۔ **تقریر کی آزادی :**

ہر ریاستی باشندے کو آزاد جموں و کشمیر کی سلامتی، پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امنِ عامہ، تہذیب و اخلاق کے مفاد کے پیشِ نظر، یا توہینِ عدالت، ازالہ حیثیت عرفی یا کسی جرم کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع تقریر اور اظہار خیال کا حق حاصل ہوگا۔

۱۰۔ **مذہب کی آزادی :**

قانون، امن عامہ اور اخلاق کے تابع ـــ

(اے) ہر ریاستی شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے اور اس پر عمل کرنے کا حق ہے'

اور

(بی) ہر مذہبی گروہ اور اس کے ہر مسلک کو اپنی عبادت گاہیں قائم کرنے، برقرار رکھنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہے۔'

مگر شرط یہ ہے کہ ذیلی پیرے (اے) اور (بی) میں شامل کوئی امر ارتداد یا ارتداد کے فعل یا کسی مسلمان کو کسی دوسرے مذہب کی طرف

پھیرنے کی کوشش پر ممانعت عائد کرنے یا کے لئے سزا مقرر کرنے کے بارے میں قوانین کے نفاذ کا اختیار کم کرنے کے لئے تعبیر نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۔ کسی خاص مذہب کی اغراض کے لئے محصول سے تحفظ :

کسی شخص کو ایسا کوئی مخصوص محصول ادا کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جائے گا جس سے حاصل شدہ آمدنی اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی تبلیغ و ترویج پر صرف کی جائے۔

۱۲۔ مذہب وغیرہ کی بناء پر تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظ :

(۱) کسی تعلیمی ادارے میں زیرِ تعلیم کسی شخص کو ایسی مذہبی تعلیم حاصل کرنے یا کسی مذہبی تقریب میں شرکت کرنے یا عبادت میں شامل ہونے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اگر ایسی تعلیم، تقریب یا عبادت کا تعلق اس شخص کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب سے ہو۔

(۲) کسی مذہبی جماعت یا گروہ کو کسی ایسے تعلیمی ادارے میں جو کلی طور پر اس جماعت یا گروہ کے زیرِ انتظام ہو، اس جماعت یا گروہ کے طلباء کو مذہبی تعلیم دینے کی ممانعت نہ ہوگی۔

(۳) کسی ریاستی باشندے کو محض نسل، مذہب، ذات یا جائے پیدائش کی بناء پر کسی ایسے تعلیمی ادارے میں جسے سرکاری محاصل سے امداد ملتی ہو، داخلے سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔

(۴) کسی مذہبی ادارے کے سلسلے میں محصول بندی کی بابت استثناء یا رعایت منظور کرنے کے لئے کسی جماعت سے کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔

(۵) ہر مذہبی جماعت یا گروہ کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق حاصل ہوگا اور حکومت ایسے کسی ادارے کو تسلیم کرنے سے محض اس بناء پر انکار نہیں کرے گی کہ ایسے ادارے کا انتظام وانصرام اس جماعت یا گروہ سے وابستہ ہے۔

(۶) اس پیرے میں مذکور کوئی امر ریاستی باشندوں کے کسی معاشرے یا علمی طور پر پسماندہ کسی طبقے کی ترقی کے لئے کسی سرکاری ہیت کی طرف سے اہتمام کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

۱۳۔ **جائیداد سے متعلق حکم :**

مفادِ عامہ کے پیشِ نظر عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع ہر ریاستی باشندے کو جائیداد حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور فروخت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۴۔ **جائیداد کا تحفظ :**

(۱) ماسوائے قانون کی اجازت کے کسی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

(۲) کوئی جائیداد ماسوائے سرکاری غرض کے لئے اور ماسوائے ایسے قانونی اختیار کے ذریعے، جس قانون میں ایسی جائیداد کے معاوضے کا حکم دیا گیا ہو اور یا تو معاوضہ کی رقم تعین کر دی گئی ہو یا اُس اُصول اور طریقے کی صراحت کی گئی ہو جس کے بموجب معاوضہ کا تعین کیا جائے اور ادا کیا جائے، جبراً حاصل نہیں کی جائے گی اور نہ ہی قبضہ میں لی جائے گی۔

(۳) اس پیرے میں مذکور کوئی امر۔۔۔

(اے) کسی ایسے قانون جو جان، مال یا صحت عامہ کو خطرے سے بچانے کے لئے کسی

جائیداد کے لازمی حصول یا اسے قبضے میں لینے کی اجازت دیتا ہو، یا

(بی) کسی ایسے قانون جو کسی ایسی جائیداد کے حصول، انتظام یا فروخت سے متعلق ہو، جو کسی قانون کے تحت متروکہ ہو یا جائیداد متروکہ متصور ہوتی ہو، یا

(سی) کسی ایسے قانون جو ایسی جائیداد کے حصول کی اجازت دیتا ہو جو کسی شخص کو ناجائز ذرائع سے یا کسی ایسے طریقے سے جو خلاف قانون ہو، حاصل ہوگئی ہو یا اس کے قبضہ میں چلی گئی ہو، یا

(ڈی) کسی ایسے قانون جو یا تو مفادِ عامہ کے پیشِ نظر یا جائیداد کا صحیح انصرام کرنے کی خاطر یا اس کے مالک کے فائدے کے لئے حکومت کو محدود مدت کے لئے کسی جائیداد کا انتظام اپنی تحویل میں لینے کی اجازت دیتا ہو، یا

(ای) کسی ایسے قانون جو حسبِ ذیل اغراض کے لئے کسی قسم کی جائیداد حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہو۔۔۔

(اول) تمام ریاستی باشندوں یا ان کے کسی مصرحہ طبقے کو تعلیم اور طبی امداد فراہم کرنے کے لئے، یا

(دوم) تمام ریاستی باشندوں یا کسی مصرحہ طبقے کو رہائش اور عام سہولتیں اور خدمات جیسے کہ سڑکیں، آب رسانی، آب نکاسی، گیس اور بجلی بہم پہنچانے کے لئے، یا

(سوم) ایسے لوگوں کو نان نفقہ مہیا کرنے کے لئے جو بے روزگاری، بیماری، کمزوری یا ضعیف العمری کے باعث اپنی کفالت خود کرنے کے قابل نہیں ہیں، یا

(ایف) اس ایکٹ کے نفاذ سے عین قبل نافذ العمل کسی قانون کے جواز پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

وضاحت۔۔۔۔۔ ذیلی پیرے (۲) اور (۳) میں لفظ جائیداد سے مراد کوئی غیر منقولہ جائیداد یا کوئی تجارتی یا صنعتی ادارہ یا کسی ایسے ادارے میں کوئی مفاد ہے۔

۱۵۔ **ریاستی باشندوں کے مابین مساوات :**

تمام ریاستی باشندے قانون کی نظر میں برابر ہیں اور برابر قانونی تحفظ کے حق دار ہیں۔

۱۶۔ **مقامات عامہ تک رسائی سے متعلق عدم امتیاز :**

عام تفریح گاہوں یا سیر گاہوں میں جو صرف مذہبی مقاصد کے لئے مختص نہ ہوں، آنے جانے کے لئے کسی ریاستی باشندے کے ساتھ محض نسل، مذہب، ذات، جنس یا جائے پیدائش کی بناء پر کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا لیکن خواتین کے لئے خاص اہتمام کرنے کے لئے اس پیرے میں مذکور کوئی امر مانع متصور نہیں ہوگا۔

۱۷۔ **ملازمتوں میں امتیاز کے خلاف تحفظ :**

کسی بھی ریاستی باشندے کے ساتھ جو بہ اعتبار دیگر آزاد جموں وکشمیر کی ملازمت میں تقرر کا اہل ہو، کسی ایسے تقرر کے سلسلے میں محض نسل، مذہب، ذات یا جنس کی بناء پر امتیاز نہیں برتا جائے گا :

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ ملازمت کے مفاد میں مصرحہ آسامیاں یا ملازمتیں کسی ایک جنس کے افراد کے لئے محفوظ کی جاسکیں گی۔

۱۸۔ **اچھوت پن کا خاتمہ :**

اچھوت پن کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور اس کی کسی صورت پر عمل کرنا ممنوع ہوگا اور اسے قانون

کے ذریعے جرم قرار دیا جائے گا۔

۵۔ صدر :

(۱) آزاد جموں وکشمیر کا ایک صدر ہوگا جسے مشترکہ اجلاس کے ارکان، مشترکہ اجلاس کی کل رُکنیت کے اکثریتی ووٹوں سے مقرر کردہ طریق کار کے مطابق منتخب کریں گے :

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پہلی دفعہ رائے دہی میں متذکرہ اکثریت حاصل نہیں کرتا تو پہلی رائے دہی میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے دو اشخاص کے مابین دوسری دفعہ رائے دہی ہوگی اور جو شخص موجود اور رائے دینے والے ارکان کے اکثریتی ووٹ حاصل کرے گا اسے منتخب صدر قرار دیا جائے گا :

مزید شرط یہ ہے کہ اگر سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے دو یا دو سے زیادہ اشخاص کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد برابر ہو جائے تو ان کے مابین مزید رائے دہی اس وقت تک ہوتی رہے گی جب تک ان میں سے کوئی ایک، موجود اور رائے دینے والے ارکان کے اکثریتی ووٹ حاصل نہ کرلے۔

(۲) صدر کے عہدہ کا انتخاب چیف الیکشن کمشنر کے زیر اہتمام اور زیر نگرانی ہوگا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے تحت منعقدہ صدر کا انتخاب کسی عدالت، کسی ٹریبونل یا دیگر ہیت کے روبرو زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

(۳۔ اے) صدر کے عہدے کے لئے انتخاب، عہدے پر فائز صدر کی معیاد ختم ہونے سے زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن اور کم از کم تیس دن قبل منعقد کیا جائے گا یا اگر مذکورہ مدت کے اندر یہ انتخاب اسمبلی کے برطرف ہونے کی وجہ سے منعقد نہ کرایا جا سکے تو یہ اسمبلی کے عام

انتخابات سے تیس دنوں کے اندر منعقد ہوگا۔

(۴) کوئی شخص اس وقت تک صدر منتخب ہونے کا اہل نہیں ہوگا جب تک۔۔۔

(اے) وہ مسلمان نہ ہو'

(بی) اس کی عمر پینتیس برس نہ ہو'

(سی) اس کا نام ارکان اسمبلی کے انتخاب کے لئے تیار کردہ انتخابی فہرستوں میں درج نہ ہو' اور

(ڈی) وہ اسمبلی کا رُکن منتخب ہونے کا اہل نہ ہو۔

(۵) اس ایکٹ میں مذکور احکام کے تابع صدر عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر فائز رہے گا اور اپنی مدت ختم ہو جانے کے باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اس عہدے پر برقرار رہے گا۔

(٦) عہدہ سنبھالنے سے قبل صدر، چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر کے روبرو جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق حلف اٹھائے گا :

مگر شرط یہ ہے کہ اس حکم کا اطلاق قائم مقام صدر پر نہیں ہوگا :

مزید شرط یہ ہے کہ آزاد جموں وکشمیر حکومت ایکٹ، مجریہ 1970ء کے تحت اٹھائے گئے یا متصور کئے گئے حلف کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس ایکٹ کے تحت اٹھایا گیا ہے۔

(۷) صدر، اسمبلی کے اسپیکر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

(۸) صدر اسمبلی کا رُکن یا اسمبلی کے رُکن کے انتخاب کے لئے امیدوار نہیں ہوگا اور اگر اسمبلی کا

کوئی رُکن صدر منتخب ہو جائے تو اسمبلی میں اس کی نشست عہدہ سنبھالنے کے دن سے خالی ہو جائے گی۔

۶۔ صدر کی برطرفی :

(۱) اگر مشترکہ اجلاس کے کل ارکان کی ایک تہائی تعداد، اسمبلی کے اسپیکر کو صدر کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کے ارادے کا تحریری نوٹس دے تو اسپیکر اس نوٹس کی وصولی کی تاریخ سے دو ہفتوں کے اندر مشترکہ اجلاس طلب کرے گا۔

(۲) صدر کو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت قرارداد پر غور و خوض کے دوران مشترکہ اجلاس کے سامنے پیش ہونے اور اگر وہ ایسا چاہے تو اسے بیان دینے کا حق حاصل ہوگا۔

(۳) اگر مشترکہ اجلاس کے ذریعے ذیلی دفعہ (۱) کے تحت قرارداد مشترکہ اجلاس کے کل ارکان کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور کر لی جائے تو صدر فوراً اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جائے گا۔

۷۔ صدر کا مشورے وغیرہ پر عمل کرنا :

(۱) اس ایکٹ میں مذکور کسی واضح حکم کے اس دفعہ سے مغائرت کے تابع اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں صدر وزیر اعظم کے مشورے کے مطابق عمل کرے گا اور ایسے مشورے کا ماننا اس پر لازم ہوگا۔

(۲) یہ سوال کہ آیا کوئی، اور اگر ایسا ہو تو کون سا، مشورہ صدر کو وزیر اعظم کی طرف سے دیا گیا ہے، کسی عدالت میں زیرِ بحث نہیں لایا جائے گا۔

۸۔ قائمقام صدر :

جس وقت صدر اپنی عدم موجودگی ، بیماری یا کسی دیگر وجہ سے اپنے

کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو اسمبلی کا اسپیکر قائمقام صدر ہوگا اور صدر کے فرائض سرانجام دے گا۔

۹۔ عہدہ صدارت کا اتفاقی طور پر خالی ہو جانا :

جب صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ یا کسی اور وجہ سے خالی ہو جائے تو اسمبلی کا اسپیکر

(اے) نئے صدر کے انتخاب تک صدر کے فرائض سرانجام دے گا، اور

(بی) صدر کے عہدے کے لئے انتخاب کا انعقاد، صدر کا عہدہ خالی ہونے سے تیس دنوں کے اندر یا اگر اسمبلی کے برطرف ہونے کی وجہ سے مذکورہ مدت کے اندر انتخاب نہ ہو سکے تو اسمبلی کے عام انتخابات سے تیس دنوں کے اندر کرائے گا۔

۱۰۔ صدر کا سزا کی معافی اور سزا ملتوی کرنے کا اختیار :

صدر کو کسی عدالت، ٹربیونل یا کسی دیگر ہیئت کی جانب سے دی گئی سزا معاف کرنے، اس پر عملدرآمد ملتوی کرنے اور کچھ عرصہ کے لئے روکنے اور اس میں تخفیف کرنے، اسے معطل یا تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ یہ اختیار ''حد''، ''قصاص'' اور ''دیت'' کی سزاؤں کے سلسلے میں استعمال نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۔ مشیر رائے شماری :

صدر، اقوامِ متحدہ کے کمیشن برائے ہندو پاک کی قراردادوں کی رو سے ریاست جموں و کشمیر

میں استصوابِ رائے کے انعقاد کے سلسلے میں حکومت کی مشاورت کے لئے مشیر رائے شماری کا تقرر کرے گا۔

۱۲۔ حکومت :

(۱) اس ایکٹ کے تابع آزاد جموں وکشمیر کا عاملانہ اختیار وزیر اعظم اور وزراء پر مشتمل حکومت صدر کے نام سے استعمال کرے گی جو وزیر اعظم کے ذریعے کام کرے گی جو کہ آزاد جموں وکشمیر کا منتظم اعلیٰ ہوگا۔

(۲) اس ایکٹ کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لئے وزیر اعظم یا تو براہِ راست خود یا وزراء کے ذریعے کام کرے گا۔

(۳) وزیر اعظم اور وزراء اجتماعی طور پر اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

(۴) صدر کے نام سے جاری اور تکمیل شدہ احکامات اور دیگر دستاویزات کی توثیق اس انداز میں کی جائے گی جس کی صراحت حکومت کی طرف سے مرتب کئے جانے والے قواعد میں ہوگی اور اس طرح سے توثیق شدہ کسی حکم یا دستاویز کا جواز محض اس بناء پر زیرِ بحث نہیں لایا جائے گا کہ یہ حکم یا دستاویز صدر کی اپنی طرف سے جاری کردہ یا تکمیل کردہ نہیں ہے۔

(۵) حکومت اپنے کاروبار کی تقسیم اور انجام دہی منضبط کر سکے گی اور اُس کی آسان انجام دہی کے لئے اپنا کوئی کام ماتحت افسران یا ہیتوں کو تفویض کر سکے گی۔

۱۳۔ وزیر اعظم :

(۱) تاوقتیکہ صدر، اسمبلی کا اجلاس اس سے جلدی طلب نہ کر لے، اسمبلی کا اجلاس اسمبلی کے عام انتخاب کے بعد تیسویں دن منعقد ہوگا۔

(۲) اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے بعد اسمبلی، باستثنائے کوئی دیگر کام، اپنے مسلمان اراکین میں سے کسی ایک رُکن کو بحث وتمحیص کے بغیر وزیراعظم منتخب کرنے کے لئے کارروائی کرے گی۔

(۳) وزیراعظم اسمبلی کی کل رُکنیت کے اکثریتی ووٹوں سے منتخب کیا جائے گا :

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی رُکن پہلی دفعہ رائے دہی میں متذکرہ اکثریت حاصل نہیں کرتا تو پہلی رائے دہی میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے دو ارکان کے مابین دوسری دفعہ رائے دہی ہوگی اور جو رُکن موجود اور رائے دینے والے ارکان کے اکثریتی ووٹ حاصل کرے گا اسے منتخب وزیراعظم قرار دیا جائے گا :

مگر شرط یہ ہے کہ اگر سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے دو یا دو سے زیادہ ارکان کے ووٹوں کی تعداد برابر ہو تو ان کے مابین مزید رائے دہی اس وقت تک ہوتی رہے گی جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک موجود اور رائے دینے والے ارکان کے اکثریتی ووٹ حاصل نہ کرلے۔

(۴) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت منتخب شدہ رُکن کو صدر، وزیراعظم کا عہدہ سنبھالنے کی دعوت دے گا اور وہ عہدہ سنبھالنے سے قبل جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق صدر کے روبرو اپنے عہدے کا حلف اٹھائے گا۔

۱۴۔ وزراء :

(۱) وزیراعظم اسمبلی کے ارکان میں سے وزراء کا تقرر کرے گا :

مگر شرط یہ ہے کہ کونسل کے منتخب ارکان میں سے بھی وزراء کا تقرر کیا جا سکے گا۔

(۲) کوئی وزیر عہدہ سنبھالنے سے قبل جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق صدر کے روبرو اپنے عہدے کا حلف اٹھائے گا۔

(۳) کوئی وزیر، وزیراعظم کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا یا وزیراعظم اسے اس کے عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

۱۴۔اے پارلیمانی سیکرٹری :

(۱) وزیراعظم ایسے فرائض کی انجام دہی کے لئے جو مقرر کئے جا سکیں گے، ارکان اسمبلی میں سے پارلیمانی سیکرٹریوں کا تقرر کر سکے گا۔

(۲) وزیراعظم کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے کوئی پارلیمانی سیکرٹری اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا یا وزیراعظم اسے اس کے عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

۱۵۔ وزیراعظم کا عہدے پر برقرار رہنا :

(۱) وزیراعظم اس وقت تک اپنے عہدے پر برقرار رہے گا جب تک اس کا جانشین وزیراعظم کا عہدہ سنبھال نہ لے۔

(۲) دفعہ ۱۳ یا دفعہ ۱۴ میں مذکور کوئی امر وزیراعظم یا وزراء کے اسمبلی کی برطرفی کی مدت کے دوران اپنے عہدوں پر برقرار رہنے کے لئے نااہلیت پر تعبیر نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۔ وزیراعظم کا استعفیٰ :

(۱) ذیلی دفعہ (۲) کے تابع وزیراعظم صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا اور جب وزیراعظم مستعفی ہو جائے تو وزراء اپنے عہدوں سے سبکدوش

ہو جائیں گے۔

(۲) وزیراعظم اور وزیراعظم کی استدعا پر کوئی وزیر، اس وقت تک وزیراعظم یا وزیر، جیسی بھی صورت ہو، کے عہدے کے فرائض انجام دیتا رہے گا جب تک نیا وزیراعظم منتخب نہ ہو جائے اور اپنا عہدہ نہ سنبھال لے۔

(۳) اگر وزیراعظم کے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیتے وقت اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو تو وزیراعظم کے انتخاب کے لئے اسمبلی فوری کارروائی کرے گی اور اگر اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو صدر اس مقصد کے لئے استعفیٰ سے چودہ دن کے اندر اس کا اجلاس طلب کرے گا۔

۱۷۔ کسی وزیر کا وزیراعظم کے فرائض سرانجام دینا :

(۱) وزیراعظم کی وفات یا اسمبلی سے اس کی رُکنیت ختم ہو جانے کی وجہ سے وزیراعظم کا عہدہ خالی ہو جانے کی صورت میں فی الوقت سب سے سینئر وزیر کو صدر کی جانب سے اس عہدے کے فرائض انجام دینے کی دعوت دی جائے گی اور وزراء اس وقت تک اپنے عہدوں پر برقرار رہیں گے جب تک نیا وزیراعظم منتخب نہ ہو جائے اور اپنا عہدہ سنبھال نہ لے۔

(۲) اگر وزیراعظم کی وفات کے وقت یا وزیراعظم کے عہدہ خالی ہوتے وقت اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو تو وزیراعظم کے انتخاب کے لئے اسمبلی فوری کارروائی کرے گی اور اگر اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو اس مقصد کے لئے وزیراعظم کی وفات یا عہدہ کے خالی ہونے سے چودہ دن کے اندر صدر، اسمبلی کا اجلاس طلب کرے گا۔

(۳) جب کسی وجہ سے وزیراعظم اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو فی الوقت سب سے سینئر وزیر اس وقت تک وزیراعظم کے فرائض سرانجام دے گا جب تک وزیراعظم اپنے

کارہائے منصبی سرانجام دینا دوبارہ شروع نہ کردے۔

(۴) اس دفعہ میں ''سب سے سینئر وزیر'' سے مراد وہ وزیر ہے جسے فی الوقت وزیراعظم نے یہ عہدہ دیا ہو۔

۱۸۔ وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ :

(۱) وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی قرارداد (جسے اس دفعہ میں بعدازیں قرارداد کہا جائے گا) اسمبلی کے ذریعے منظور کی جاسکے گی۔

(۲) ایسی قرارداد اس وقت تک اسمبلی میں پیش نہیں کی جائے گی جب تک اسی قرارداد کے ذریعے اسمبلی کے کسی دیگر رُکن کا نام بطور جانشین پیش نہ کیا جائے۔

(۳) ایسی قرارداد اسمبلی میں اس وقت پیش نہیں کی جائے گی جب اسمبلی سالانہ میزانیہ میں پیش کئے گئے مطالباتِ زرپر غور کررہی ہو۔

(۴) ایسی قرارداد پر اسمبلی میں پیش کئے جانے کی تاریخ سے تین دن کی مدت کے خاتمے سے قبل اور سات دن کی مدت کے بعد رائے شماری نہیں ہوگی۔

(۵) اگر اسمبلی کی کل رُکنیت کی اکثریت سے قرارداد منظور ہوجائے تو قرارداد میں بطور جانشین موسوم شخص کو صدر عہدہ سنبھالنے کی دعوت دے گا اور اس کے عہدہ سنبھالنے پر اس کا پیش رو اور اس کے مقرر کردہ وزراء اپنے عہدوں سے سبکدوش ہوجائیں گے۔

(۶) اگر ایسی قرارداد منظور نہ ہوتو اس طرح کی کوئی دوسری قرارداد چھ ماہ کا عرصہ گزرنے سے قبل پیش نہیں کی جائے گی۔

۱۹۔ حکومت کے عاملانہ اختیار کی حد :

(۱) اس ایکٹ کے تابع حکومت کا عاملانہ اختیار ان امور پہ محیط ہوگا جن کے سلسلے میں اسمبلی کو قانون سازی کا اختیار حاصل ہے۔

(۲) حکومت کا عاملانہ اختیار اس طرح سے استعمال کیا جائے گا کہ :

(اے) دفعہ (۳۱) کی ذیلی دفعہ (۳) میں مصرحہ امور سے متعلق حکومت پاکستان کی ذمہ داریوں کی مخالفت نہ ہو یا ان میں رکاوٹ نہ پڑے، اور

(بی) کونسل کے مرتب کردہ قوانین کی تعمیل یقینی بنائی جا سکے۔

(۳) باوجود یہ کہ اس ایکٹ میں کوئی امر شامل ہو، حکومت کونسل کی رضامندی سے کونسل کو یا اس کے افسران کو مشروط یا غیر مشروط طور پر ان امور سے متعلق جو حکومت کے عاملانہ اختیار کی حد میں ہوں فرائض سونپ سکے گی۔

۲۰۔ ایڈووکیٹ جنرل :

(۱) صدر کسی ایسے شخص کو جو عدالت عالیہ کے جج کے تقرر کا اہل ہو، آزاد جموں وکشمیر کے لئے ایڈووکیٹ جنرل مقرر کرے گا۔

(۲) ایڈووکیٹ جنرل کا یہ فرض ہوگا کہ وہ حکومت کو ایسے قانونی معاملات پر مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جو حکومت کی طرف سے اس کے حوالے کیے جائیں یا اسے تفویض کیے جائیں۔

(۳) ایڈووکیٹ جنرل صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(۴) ایڈووکیٹ جنرل صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

(۵) اس ایکٹ کے آغاز سے عین قبل ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے پر فائز شخص اس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ ایڈووکیٹ جنرل متصور ہوگا۔

۲۱۔ آزاد جموں وکشمیر کونسل :

(۱) ایک آزاد جموں وکشمیر کونسل ہوگی جو حسبِ ذیل پر مشتمل ہوگی :

(اے) وزیر اعظم پاکستان،

(بی) صدر،

(سی) وفاقی وزراء اور ارکان پارلیمان میں سے وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے وقتاً فوقتاً نامزد کردہ پانچ ارکان،

(ڈی) وزیر اعظم آزاد جموں وکشمیر یا اس کا نامزد کردہ کوئی شخص، اور

(اِی) ریاستی باشندوں میں سے واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے متناسب نمائندگی کے نظام کے مطابق اسمبلی کے ذریعے منتخب کردہ چھ ارکان۔

(۲) وزیر اعظم پاکستان، کونسل کا چیئرمین ہوگا۔

(۳) صدر، کونسل کا وائس چیئرمین ہوگا۔

(۳۔ا۔اے) وفاقی وزیر مملکت برائے امور کشمیر وشمالی علاقہ جات بر بنائے عہدہ کونسل کا رُکن ہوگا۔

(۴) ذیلی دفعہ (۱) کی شق (اِی) میں محولہ رُکن کی صورت میں، کونسل کا رُکن منتخب ہونے اور رُکن رہنے کے لئے اہلیت اور نا اہلیت کی وہی شرائط ہوں گی جو اسمبلی کا رُکن منتخب ہونے اور

رُکن رہنے کے لئے ہیں۔

(۴۔اے) اسمبلی کے ذریعے منتخب شدہ کونسل کے رُکن، جسے بعد ازیں منتخب رُکن کہا جائے گا، کی نشست خالی ہو جائے گی اگر:

(اے) وہ کونسل کے چیئرمین یا اس کی عدم موجودگی میں کونسل کے سیکرٹری کے نام اپنے دستخطی تحریری نوٹس کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے؛

(بی) وہ چیئرمین کی اجازت کے بغیر کونسل کے اجلاس کی مسلسل تیس نشستوں سے غیر حاضر رہے؛

(سی) وہ اپنے انتخاب کی تاریخ کے بعد نوے دن کے اندر، تاوقتیکہ چیئرمین ظاہر کی گئی کسی معقول وجہ کی بناء پر اس مدت میں توسیع نہ کر دے، ذیلی دفعہ (۲) میں محولہ حلف اُٹھانے میں ناکام رہے؛ یا

(ڈی) وہ اس ایکٹ یا کسی دیگر قانون کے کسی حکم کے تحت رُکن رہنے کا اہل نہ رہے۔

(۴۔بی) اگر یہ سوال پیدا ہو جائے کہ آیا کوئی رُکن اپنے انتخاب کے بعد کونسل کا رُکن رہنے کے لئے نااہل ہو گیا ہے تو چیئرمین یہ سوال چیف الیکشن کمشنر کو بھیجے گا اور اگر چیف الیکشن کمشنر کی یہ رائے ہو کہ رُکن نااہل ہو چکا ہے تو وہ رُکن نہیں رہے گا اور اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

(۴۔سی) کسی منتخب رُکن کی خالی نشست پُر کرنے کے لئے انتخاب اس نشست کے خالی ہونے سے تیس دن کے اندر منعقد ہو گا یا اگر اسمبلی کی برطرفی کی وجہ سے متذکرہ مدت کے دوران انتخاب کا انعقاد نہ ہو سکے تو اسمبلی کے عام انتخابات سے تیس دن کے اندر منعقد ہو گا۔

(۴۔ڈی) کسی منتخب رُکن کی اتفاقی طور پر خالی ہونے والی نشست پُر کرنے کے لئے اور منتخب ارکان کے انتخاب کا طریق کار ایسا ہو گا جو کہ مقرر کیا جا سکے گا۔

(۵) منتخب رُکن عہدہ سنبھالنے کے دن سے پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا :

مگر شرط یہ ہے کہ منتخب رُکن اپنی معیاد پوری ہو جانے کے باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اپنے عہدے پر برقرار رہے گا۔

(٦) کوئی منتخب رُکن، عہدہ سنبھالنے سے قبل جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق چیئرمین کے روبرو حلف اٹھائے گا۔

(۷) کونسل کا عاملانہ اختیار ان تمام امور پہ محیط ہوگا جن کی بابت کونسل کو قانون سازی کا اختیار حاصل ہے اور یہ اختیار کونسل کے نام پر یا تو براہِ راست خود یا کونسل کے سیکرٹریٹ کے ذریعے چیئرمین استعمال کرے گا جس کا انچارج چیئرمین کی طرف سے کونسل کے اراکین میں سے نامزد کردہ ایک وفاقی وزیر اور چیئرمین کی طرف سے مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ تین مشیر ہوں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ کونسل یہ ہدایت کر سکے گی کہ ان امور سے متعلق جن کی صراحت یہ کرے اس کا عاملانہ اختیار ان شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، جن کی صراحت کونسل نے کی ہو، کونسل کے وائس چیئرمین کے ذریعے قابل استعمال ہوگا۔

(۸) کوئی مشیر منتخب ارکان یا ارکانِ اسمبلی میں سے مقرر کیا جا سکے گا۔

(۹) کوئی مشیر اپنا عہدہ سنبھالنے سے قبل جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق چیئرمین کے روبرو حلف اٹھائے گا۔

(۱۰) کوئی مشیر جو اسمبلی کا رُکن ہو اور وفاقی وزیر مملکت برائے امور کشمیر و شمالی علاقہ جات کو کونسل کے اجلاس میں تقریر کرنے اور بصورت دیگر حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا لیکن اس ذیلی دفعہ کی رو سے ووٹ دینے کا حق نہ ہوگا۔

(۱۱) کونسل اپنا طریق کار منضبط کرنے اور کام نمٹانے کے لئے قواعد مرتب کر سکے گی اور اسے رکنیت میں کوئی نشست خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہوگا اور کونسل کی کوئی کارروائی محض اس بناء پر کالعدم نہیں ہوگی کہ اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہوا یا ایسے شخص نے ووٹ دیا یا بصورت دیگر کارروائی میں حصہ لیا جو ایسا کرنے کا مجاز نہیں تھا۔

(۱۲) کونسل کے نام سے جاری اور تکمیل شدہ احکامات اور دستاویزات کی توثیق اس انداز میں کی جائے گی جس کی صراحت کونسل کی طرف سے مرتب کئے جانے والے قواعد میں ہوگی اور اس طرح سے توثیق شدہ کسی حکم یا دستاویز کا جواز محض اس بناء پر زیر بحث نہیں لایا جائے گا کہ یہ حکم یا دستاویز کونسل کی اپنی طرف سے جاری کردہ یا تکمیل کردہ نہیں ہیں۔

(۱۳) چیئرمین، کونسل کے کام کی تقسیم اور انجام دہی منضبط کر سکے گا اور اس کی آسان انجام دہی کے لئے اس کا کوئی کام اس کے ماتحت افسران یا ہیئتوں کے سپرد کر سکے گا۔

وضاحت : اس دفعہ میں چیئرمین سے مراد کونسل کا چیئرمین ہے۔

(۱۴) اس دفعہ میں جہاں کہیں الفاظ وزیراعظم پاکستان وارد ہوں ان میں وہ شخص بھی شامل متصور ہوگا جو فی الوقت پاکستان کے منتظم اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہا ہو یا کے اختیارات استعمال کر رہا ہو۔

۲۲۔ قانون ساز اسمبلی :

(۱) آزاد جموں وکشمیر کی مقننہ انچاس رکنی قانون ساز اسمبلی پر مشتمل ہوگی جن میں سے ---

(اے) اکتالیس ارکان بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہِ راست منتخب کئے جائیں گے،

اور

(بی) پانچ، جو خواتین ہوں گی، براہ راست منتخب شدہ ارکان کے ذریعے منتخب کی

جائیں گی؛

(سی) ایک، جو علمائے دین اور مشائخ میں سے ہوگا اور اسلامی تعلیمات سے اچھی طرح روشناس ہوگا، براہ راست منتخب شدہ ارکان کے ذریعے منتخب کیا جائے گا؛

(ڈی) ایک، جو بیرون ملک مقیم جموں و کشمیر کے ریاستی باشندوں میں سے ہوگا، براہ راست منتخب شدہ ارکان کے ذریعے منتخب کیا جائے گا، اور

(ای) ایک، جو فنی ماہرین اور دیگر پیشہ ور افراد میں سے ہوگا، بھی براہ راست منتخب شدہ ارکان کے ذریعے منتخب کیا جائے گا۔

(۲) اسمبلی کے ارکان کا اور اتفاقی طور پر خالی ہونے والی نشستوں پر انتخاب ایسے طریقے سے ہوگا جو مقرر کیا جاسکے گا۔

(۳) ہر اسمبلی، تاوقتیکہ قبل از وقت برطرف نہ کردی جائے اپنے پہلے اجلاس کے لئے مقررہ تاریخ سے پانچ سال تک برقرار رہے گی اور مذکورہ پانچ سال کی مدت کا اختتام اسمبلی کی تحلیل کے طور پر موثر ہوگا۔

(۴) تاوقتیکہ اسمبلی قبل از وقت برطرف نہ کردی جائے، اسمبلی کے عام انتخابات اسمبلی کی معیاد ختم ہونے والے دن سے عین قبل ساٹھ دن کی مدت کے اندر منعقد ہوں گے اور اس دن سے کم از کم چودہ دن قبل انتخابی نتائج کا اعلان کردیا جائے گا۔

۲۳۔ ارکان اسمبلی کا حلف :

(۱) اسمبلی کا رُکن منتخب ہونے والا کوئی شخص اس وقت تک اسمبلی میں اپنی نشست نہیں سنبھالے گا جب تک وہ اسمبلی کے قواعد کے تحت مقرر کئے گئے شخص کے روبرو جدول اوّل میں دی گئی

عبارت کے مطابق حلف نہ اُٹھا لے۔

(۲) حلف کسی بھی وقت اٹھایا جاسکے گا خواہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔

(۳) اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ وہ اسمبلی کا رُکن ہونے کا اہل نہیں یا وہ رُکن ہونے کے لئے نااہل ہے، اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرے یا ووٹ دے تو وہ ہر اس دن کے لئے جس دن وہ اسمبلی کے اجلاس میں اس طرح سے شرکت کرے یا ووٹ دے تو مبلغ دوصد روپے یومیہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا جو اس سے بقایا جات معاملہ زمین کی طرح واجب الوصول سرکاری قرضہ کے طور پر وصول کیا جاسکے گا۔

۲۴۔ ارکان اسمبلی کی اہلیت :

(۱) ایسا کوئی شخص اسمبلی کا رُکن منتخب ہونے اور اس کا رُکن رہنے کے لئے اہل ہوگا اگر۔۔۔

(اے) وہ ریاستی باشندہ ہو،

(بی) اس کی عمر کم از کم پچیس برس ہو، اور

(سی) اس کا نام آزاد جموں وکشمیر یا پاکستان میں کسی انتخابی حلقے کی انتخابی فہرستوں میں موجود ہو۔

(۲) کوئی شخص اس طرح سے منتخب ہونے کا اہل نہیں ہوگا اگر۔۔۔

(اے) وہ فاتر العقل ہو اور اسے کسی عدالت مجاز نے ایسا قرار دیا ہو، یا

(بی) وہ غیر بری الذمہ دیوالیہ ہو تاوقتیکہ اسے دیوالیہ قرار دیئے جانے سے دس سال کا عرصہ نہ گزر چکا ہو، یا

(سی) اسے کسی جرم کے لئے سزایابی پر کسی بھی مدت کے لئے جلاوطنی کی سزا یا کم از کم

دوسال کے لئے قید کی سزا دی گئی ہو تاوقتیکہ اس کی رہائی کو پانچ سال کی مدت نہ گزر چکی ہو؛ یا

(ڈی) وہ ملازمت آزاد جموں وکشمیر یا ملازمت پاکستان میں، ایسے عہدے کے علاوہ جو کل وقتی عہدہ نہ ہو جس کا معاوضہ یا تو تنخواہ یا پھر فیس کی شکل میں ادا کیا جاتا ہو اور ایسے عہدے کے علاوہ جس کی صراحت جدول دوم میں کی گئی ہو، کسی منفعت بخش عہدے پر فائز ہو؛ یا

(اِی) اسے ملازمت آزاد جموں وکشمیر یا ملازمت پاکستان سے غلط روی کی بناء پر برطرف کر دیا گیا ہو تاوقتیکہ اس کی برطرفی سے پانچ سال کا عرصہ نہ گزر چکا ہو؛ یا

(ایف) وہ اسمبلی کا رکن ہونے کے لئے اس ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کے ذریعے یا کے تحت بصورت دیگر نااہل ہو۔

۲۵۔ اسمبلی کی نشست کا مخصوص حالات میں خالی ہو جانا :

(۱) اسمبلی کے کسی رُکن کی نشست خالی ہو جائے گی اگر۔۔۔

(اے) وہ اسپیکر یا اس کی غیر حاضری میں اسمبلی کے سیکرٹری کے نام اپنے تحریری نوٹس کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے؛ یا

(بی) وہ اسمبلی سے رخصت حاصل کئے بغیر اسمبلی کے اجلاس سے مسلسل تیس دنوں تک غیر حاضر رہے؛ یا

(سی) وہ اپنے انتخاب کی تاریخ کے بعد نوے دن کے اندر، تاوقتیکہ اسپیکر ظاہر کی گئی کسی معقول وجہ کی بناء پر اس مدت میں توسیع نہ کر دے، دفعہ ۲۳ میں محولہ حلف اٹھانے

میں ناکام رہے، یا

(ڈی) وہ کونسل کا رُکن منتخب ہو جائے، یا

(ای) وہ اس ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کے کسی حکم کے تحت رُکن رہنے کا اہل نہ رہے۔

(ا۔اے) اگر کوئی رُکن اسمبلی ایک سے زیادہ نشستوں کے لئے منتخب ہو جائے تو متذکرہ نشستوں میں سے آخری نشست کے نتائج کے اعلان کے بعد تیس دن کی مدت کے اندر وہ اپنی ایک نشست کے سوا تمام نشستوں سے استعفیٰ دے گا اور اگر وہ اس طرح سے استعفیٰ نہ دے تو اس نشست کے سوا جس کے لئے وہ سب سے آخر میں منتخب ہو، تمام نشستیں جن کے لئے وہ منتخب ہوا ہے مذکورہ تیس دنوں کی مدت کے اختتام پر یا اگر وہ ایک ہی دن میں ایک سے زیادہ نشستوں کے لئے منتخب ہوا ہو تو اس نشست کے سوا جس کے انتخاب کے لئے کاغذات نامزدگی سب سے آخر میں داخل کئے گئے ہوں، خالی ہو جائیں گی۔

(۲) اگر یہ سوال پیدا ہو جائے کہ آیا کوئی رُکن اپنے انتخاب کے بعد اسمبلی کا رُکن رہنے کے لئے نااہل ہو گیا ہے تو اسپیکر یہ سوال چیف الیکشن کمشنر کو بھیجے گا اور اگر چیف الیکشن کمشنر کی یہ رائے ہو کہ وہ نااہل ہو چکا ہے تو وہ رُکن نہیں رہے گا اور اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

(۳) جب، ماسوائے اسمبلی کی تحلیل کے، اسمبلی کی کوئی نشست اس کی معیاد ختم ہونے کے دن سے کم از کم ایک سو بیس دن قبل خالی ہو جائے تو ایسی نشست پُر کرنے کے لئے اُس کے خالی ہونے کے دن سے ساٹھ دن کے اندر انتخاب منعقد ہو گا۔

۲۶۔ اسمبلی سے خطاب کرنے اور اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق

(۱) صدر، سمبلی سے خطاب کر سکے گا اور اپنے پیغامات اسے بھیج سکے گا۔

(۲) ایڈووکیٹ جنرل کو اسمبلی یا اس کی کسی کمیٹی میں تقریر کرنے اور بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا، مگر اس دفعہ کی رو سے اسے ووٹ دینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

۲۷۔ اسمبلی کا اجلاس :

(۱) اسمبلی کا اجلاس ایسے وقت اور ایسی جگہوں پر منعقد ہوگا جو صدر نے مقرر کی ہوں اور صدر، ماسوائے جب اجلاس اسپیکر نے طلب کیا ہو، اسمبلی کا اجلاس برخاست کر سکے گا۔

(۲) اسمبلی کا کوئی اجلاس اسپیکر یا کوئی دوسرا شخص جو اس کی صدارت کر رہا ہو ملتوی کر سکے گا۔

(۳) ہر سال اسمبلی کے کم از کم چار اجلاس ہوں گے اور اسمبلی کے ایک اجلاس کی پہلی نشست اور اس سے اگلے اجلاس کی پہلی نشست کے درمیان تین ماہ کا عرصہ حائل نہیں ہوگا۔

(۴) اسمبلی کی کل رُکنیت کی کم از کم ایک چوتھائی تعداد کے دستخطوں سے مطالبہ پر اسمبلی کا اسپیکر، اس مطالبہ کی وصولی سے چودہ دن کے اندر، اسمبلی کا اجلاس ایسے وقت اور مقام پر طلب کرے گا جسے وہ مناسب خیال کرے اور جب اسپیکر نے اسمبلی کا اجلاس طلب کیا ہو تو وہی اسے برخاست کر سکے گا۔

۲۸۔ اسمبلی کی تحلیل :

(۱) اگر وزیراعظم ایسا کرنے کا مشورہ دے تو صدر، اسمبلی توڑ دے گا اور تاوقتیکہ اسمبلی اس سے قبل برطرف نہ کر دی گئی ہو، وزیراعظم کی طرف سے ایسا مشورہ دیئے جانے کے بعد اڑتالیس گھنٹوں کے اختتام پر اسمبلی خود بخود تحلیل ہو جائے گی۔

وضاحت: اس دفعہ میں ''وزیراعظم'' کے حوالے میں کسی ایسے وزیراعظم کا حوالہ شامل نہیں

سمجھا جائے گا جس کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کے لئے اسمبلی میں قرارداد پیش کی گئی ہو لیکن اس پر رائے دہی نہ ہوئی ہو یا جس کے خلاف ایسی کوئی قرارداد منظور کر لی گئی ہو یا اپنے استعفیٰ کے بعد یا اسمبلی کی تحلیل کے بعد اس عہدے پر کام کر رہا ہو یا کوئی وزیر جو دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ (۱) یا ذیلی دفعہ (۳) کے تحت وزیراعظم کے فرائض سرانجام دے رہا ہو۔

(۲) جب اسمبلی تحلیل ہو جائے تو اسمبلی کے عام انتخابات اس کی تحلیل کے بعد نوے دن کے اندر منعقد ہوں گے اور انتخابی نتائج کا اعلان رائے دہی کی تکمیل کے بعد زیادہ سے زیادہ چودہ دن تک کر دیا جائے گا۔

۲۹۔ اسمبلی کا اسپیکر :

(۱) اسمبلی اپنے پہلے اجلاس میں یا اس کے بعد جتنا جلدی ممکن ہو، اپنے ارکان میں سے ایک اسپیکر اور ایک ڈپٹی اسپیکر منتخب کرے گی۔

(۲) عہدہ سنبھالنے سے قبل اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے والا اسمبلی کا رُکن جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق اسمبلی کے روبرو حلف اٹھائے گا

(۳) اسمبلی کی تمام کارروائی اسمبلی کے مرتب کردہ اور صدر کے منظور کردہ قواعد کار کے مطابق انجام دی جائے گی۔

(۴) اسپیکر، اسمبلی کے اجلاس ہاء کی صدارت کرے گا اور جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو یا اسپیکر غیر حاضر ہو یا کسی بناء پر اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو ڈپٹی اسپیکر بطور اسپیکر کام کرے گا اور اگر اس وقت ڈپٹی اسپیکر بھی غیر حاضر ہو یا کسی بناء پر بطور اسپیکر کام کرنے سے قاصر ہو تو ایسا رُکن اسمبلی جسے اسمبلی کے قواعد کار کی رو سے متعین کیا جا سکے، اسمبلی کے

اجلاس کی صدارت کرے گا۔

(۵) جونہی اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو اسمبلی یہ عہدہ پُر کرنے کے لئے اپنے ارکان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گی۔

(۶) صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اسپیکر اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

(۶۔اے) اسپیکر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے ڈپٹی اسپیکر اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

(۷) اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے گا اگر۔۔۔

(اے) ذیلی دفعہ (۸) میں مندرج صورت کے سواوہ اسمبلی کا رُکن نہ رہے، یا

(بی) اسے اسمبلی کی ایسی قرارداد کے ذریعے عہدے سے برطرف کر دیا گیا ہو جس کے لئے اسمبلی کی کل رُکنیت کی کم از کم ایک چوتھائی تعداد کی طرف سے کم از کم سات دن کا نوٹس دیا گیا ہو اور جو اسمبلی کی کل رُکنیت کی اکثریت سے منظور کر لی گئی ہو۔

(۸) اسمبلی تحلیل ہونے کی صورت میں اسپیکر اس وقت تک اپنے عہدے پر برقرار رہے گا جب تک آنے والی اسمبلی کے ذریعے اسپیکر کا خالی عہدہ پُر کرنے کے لئے منتخب شخص اپنا عہدہ سنبھال نہ لے۔

۳۰۔ اسمبلی میں رائے شماری اور نصاب :

(۱) اس ایکٹ کے تابع۔۔۔

(اے) اسمبلی میں کوئی بھی فیصلہ، موجود اور ووٹ دینے والے ارکان کی اکثریت سے کیا جائے گا لیکن اسپیکر یا اس کی عدم موجودگی میں صدارت کرنے والا شخص اپنا ووٹ استعمال نہیں کرے گا ماسوائے جب ارکان کے ووٹ برابر ہو جائیں، اس صورت میں وہ اپنا فیصلہ کن ووٹ استعمال کرے گا،

(بی) اسمبلی کی رُکنیت میں کوئی نشست خالی ہونے کے باوجود اسمبلی کام کر سکے گی، اور

(سی) اسمبلی کی کوئی کارروائی اس بناء پر کالعدم نہیں ہوگی کہ کارروائی میں کوئی ایسا شخص شامل ہوا یا ایسے شخص نے ووٹ دیا یا بصورت دیگر کارروائی میں حصہ لیا جو ایسا کرنے کا مجاز نہ تھا۔

(۲) اگر اسمبلی کے اجلاس کے دوران کسی وقت صدارت کرنے والے شخص کی توجہ اس امر کی طرف دلائی جائے کہ ارکان کی تعداد، اسمبلی کی کل رُکنیت کی ایک تہائی تعداد سے کم ہے تو صدارت کرنے والے شخص کا یہ فرض ہوگا کہ یا تو اجلاس ملتوی کردے یا ارکان کی متذکرہ تعداد حاضر ہونے تک اجلاس معطل کردے۔

۳۰۔اے اسمبلی میں بحث پر پابندی :

عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر یا عدالت عالیہ کے کسی جج کے اپنے فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں اس کے طرزِ عمل پر اسمبلی یا کونسل یا مشترکہ اجلاس میں کوئی بحث نہیں ہوگی۔

۳۰۔بی مالی کمیٹی :

(۱) مجاز تصرف تک اسمبلی کے اخراجات مالی کمیٹی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اسمبلی کے ذریعے منضبط کئے جائیں گے۔

(۲) مالی کمیٹی اسپیکر، وزیر خزانہ اور ایسے دیگر ارکان پر مشتمل ہوگی جو اس کے لئے اسمبلی کے ذریعے منتخب کئے جاسکیں گے۔

(۳) مالی کمیٹی اپنا کام منضبط کرنے کے لئے قواعد مرتب کر سکے گی۔

۳۰۔سی اسمبلی سیکریٹریٹ

(۱) اسمبلی کے لئے ایک علیحدہ سیکریٹریٹ ہوگا۔

(۲) اسمبلی بذریعہ قوانین سیکریٹریٹ میں تعینات عملے کی بھرتی اور شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(۳) جس وقت تک اسمبلی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کوئی قانون مرتب نہ کرلے اس وقت تک اسمبلی سیکریٹریٹ کے عملہ میں تعینات اشخاص انہیں شرائط ملازمت کے تابع رہیں گے جو فی الوقت ان پر قابلِ اطلاق ہیں۔

۳۱۔ اختیارات قانون سازی :

(۱) اس دفعہ کے بذیل احکامات کے تابع کونسل اور اسمبلی ہر دو کو۔۔۔

(اے) آزاد جموں وکشمیر کے علاقوں کے لئے،

(بی) تمام باشندگان ریاست کے لئے جہاں کہیں بھی ہوں، اور

(سی) کونسل یا حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کے تمام افسران کے لئے جہاں کہیں بھی ہوں، قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۳) کے تابع۔۔۔

(اے) کونسل کو جدول سوم میں دی گئی کونسل کی قانون سازی کی فہرست، جسے بعد ازیں کونسل کی فہرست قانون سازی کہا جائے گا، میں مندرج کسی معاملے کے متعلق بلا شرکت غیرے قانون سازی کرنے کا اختیار حاصل ہوگا،

(بی) کونسل کی فہرست قانون سازی میں غیر مندرج معاملات میں سے کسی بھی معاملے کے متعلق قانون سازی کا اختیار اسمبلی کو تو حاصل ہوگا مگر کونسل کو حاصل نہیں ہوگا۔

(۳) نہ تو کونسل اور نہ ہی اسمبلی کو۔۔۔

(اے) اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہند و پاک کی قراردادوں کے تحت حکومت پاکستان کی ذمہ داریوں؛

(بی) آزاد جموں و کشمیر کے دفاع اور تحفظ؛

(سی) رائج الوقت سکے یا کسی بھی قسم کی ہنڈیوں، نوٹوں یا دیگر کاغذی زر کے اجراء؛ یا

(ڈی) آزاد جموں و کشمیر کے خارجہ امور بشمول بیرونی تجارت اور بیرونی امداد، سے متعلق کوئی قانون بنانے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۴) آزاد جموں و کشمیر کے علاقوں کے لئے کوئی محصول کونسل یا اسمبلی کے ایکٹ کی رو سے حاصل اختیار کے سوا عائد نہیں کیا جائے گا۔

(۵) کوئی بھی قانون قرآن کریم اور سنت (رسول ﷺ) میں دی گئی اسلام کی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی نہیں ہوگا اور تمام موجودہ قوانین میں قرآن کریم اور سنت (رسول ﷺ) سے مطابقت پیدا کی جائے گی۔

۳۲۔ اسلامی نظریاتی کونسل سے استصواب

(۱) اگر اسمبلی یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کے کل ارکان کی ایک تہائی تعداد ایسا چاہے تو اسمبلی یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کوئی سوال کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلامی احکامات کے منافی ہے یا نہیں مشورے کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے تحت تشکیل شدہ اسلامی نظریاتی کونسل (جسے بعد ازیں اسلامی کونسل کہا جائے گا) کو بھیجے گی۔

(۲) جب کوئی سوال اسمبلی یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، نے اسلامی کونسل کو بھیجا ہو تو اسلامی

کونسل اس سے پندرہ دن کے اندر اسمبلی یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کو اس مدت سے مطلع کرے گی جس میں وہ مذکورہ مشورہ فراہم کرنے کی توقع رکھتی ہو۔

(۳) جب اسمبلی یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، یہ خیال کرے کہ اسلامی کونسل سے مشورہ مہیا ہونے تک مفاد عامہ کی خاطر، اس مجوزہ قانون کا جس کے بارے میں سوال پیدا ہوا ہے مرتب کیا جانا ملتوی نہ کیا جائے تو مذکورہ قانون مشورہ مہیا ہونے سے قبل مرتب کیا جا سکے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی قانون مشورہ کے لئے اسلامی کونسل کے سپرد کیا جائے اور کونسل یہ مشورہ دے کہ قانون سازی اسلامی احکام کے منافی ہے تو اسمبلی یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، اس طرح سے مرتب کردہ قانون پر دوبارہ غور کرے گی۔

۳۴۔ اس ایکٹ میں ترمیم :

(۱) اس ایکٹ کے احکامات میں ترمیم مندرجہ ذیل شرائط کے مطابق کی جا سکے:

مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ۳۱، اس دفعہ یا دفعہ ۵۶ میں کوئی ترمیم حکومت پاکستان کی پیشگی منظوری کے سوا نہیں کی جائے گی۔

(۲) اس ایکٹ مین ترمیم کے لئے مسودہ قانون کونسل یا اسمبلی میں سے کسی ایک میں پیش کیا جا سکے گا۔

(۳) اس ایکٹ میں ترمیم کے لئے مسودہ قانون کونسل یا اسمبلی میں پیش کئے جانے سے چودہ دن کے اندر صدر مشترکہ اجلاس طلب کرے گا اور اگر مذکورہ مسودہ قانون مشترکہ اجلاس کی کل رُکنیت کے اکثریتی ووٹوں سے، کسی ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر مشترکہ اجلاس میں منظور کر لیا جائے تو یہ مسودہ قانون صدر کو رضامندی کے لئے پیش کیا جائے گا۔

۳۳۔اے مشترکہ اجلاس میں طریقۂ کار :

(۱) صدر، کونسل کے چیئرمین اور اسپیکر سے صلاح و مشورے کے بعد مشترکہ اجلاس کے متعلق ضابطہ کار کے قواعد مرتب کر سکے گا۔

(۲) اسپیکر یا اس کی غیر حاضری میں ایسا شخص جسے ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مرتبہ قواعد کی رو سے متعین کیا جا سکے مشترکہ اجلاس کے دوران صدارت کرے گا۔

(۳) صدر مشترکہ اجلاس سے خطاب کر سکے گا اور مشترکہ اجلاس کو اپنا پیغام بھیج سکے گا۔

(۴) ایڈووکیٹ جنرل کو مشترکہ اجلاس یا اس کی کسی کمیٹی میں تقریر کرنے اور بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا مگر اس دفعہ کی رو سے اسے ووٹ دینے کا حق نہ ہو گا۔

۳۴۔ کونسل وغیرہ کے بارے میں متفرق احکامات :

(۱) کونسل، اسمبلی یا مشترکہ اجلاس کی کسی کارروائی کے جواز کا سوال کسی عدالت میں نہیں اٹھایا جائے گا۔

(۲) کسی ہیئت کا کوئی افسر یا رکن جسے کونسل، اسمبلی یا مشترکہ اجلاس میں کارروائی منضبط کرنے، انصرام کار یا نظم برقرار رکھنے کے اختیارات حاصل ہوں، ان اختیارات میں سے کسی کے استعمال کی نسبت کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہیں ہوگا۔

(۳) کونسل، اسمبلی یا مشترکہ اجلاس کا کوئی رکن، یا کوئی شخص جسے کونسل، اسمبلی یا مشترکہ اجلاس میں تقریر کرنے کا حق حاصل ہو وہ کونسل، اسمبلی یا مشترکہ اجلاس یا اس کی کسی کمیٹی میں کچھ کہنے یا کوئی ووٹ دینے کی بناء پر کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہوگا۔

(۴) کوئی شخص کونسل، اسمبلی یا مشترکہ اجلاس کے اختیار کے ذریعے یا کے تحت کسی رپورٹ، تحریری مضمون، کسی رائے یا کارروائی کی اشاعت کی بابت کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہوگا۔

(۵) کسی عدالت یا دیگر ہیت کے جاری کردہ کسی حکم نامہ کی تعمیل یا تکمیل اس احاطے کے اندر جس میں کونسل یا اسمبلی، جیسی بھی صورت ہو، کا اجلاس ہو رہا ہو، کونسل کے چیئر مین یا اسپیکر کی اجازت کے بغیر نہیں ہوگی۔

(٦) اس دفعہ کے تابع اسمبلی، کمیٹیوں اور کونسل یا اسمبلی کے ارکان اور کونسل یا اسمبلی میں تقریر کرنے کے حق دار اشخاص کی مراعات کا تعین بذریعہ قانون کیا جا سکے گا۔

۳۵۔ کونسل کے منظور کردہ مسوداتِ قانون کی توثیق :

کونسل کے منظور کردہ کسی مسودہ قانون پر صدر کی رضامندی درکار نہ ہوگی اور کونسل کے چیئر مین کی توثیق پر قانون بن جائے گا اور وہ کونسل کا ایکٹ کہلائے گا۔

۳٦۔ مسوداتِ قانون پر صدر کی رضامندی :

(۱) اس ایکٹ کے تابع جب کوئی مسودہ قانون اسمبلی یا مشترکہ اجلاس کے ذریعے منظور ہو جائے تو اسے صدر کی رضامندی کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۲) صدر ذیلی دفعہ (۱) یا دفعہ ۳۳ کے تحت رضامندی کے لئے پیش کئے گئے مسودہ قانون پر اس کی پیش کرنے سے سات دن کے اندر اپنی رضامندی دے گا اور اگر صدر ایسا کرنے میں ناکام رہے تو متذکرہ معیاد کے گزر جانے پر یہ متصور ہوگا کہ صدر نے مذکورہ مسودہ قانون پر اپنی رضامندی دے دی ہے۔

(۳) جب صدر کسی مسودہ قانون پر رضامندی دے دے یا اس کی طرف سے رضامندی کا دیا جانا متصور ہو جائے تو یہ قانون بن جائے گا اور یہ۔۔۔

(اے) اس ایکٹ میں ترمیم کا مسودہ قانون ہونے کی صورت میں آزاد جموں وکشمیر کا ایکٹ کہلائے گا' اور

(بی) کسی دوسرے معاملے کے متعلق مسودہ قانون ہونے کی صورت میں اسمبلی کا ایکٹ کہلائے گا۔

۳۷۔ سرمایہ مجتمع کونسل :

(۱) کونسل کے وصول کردہ تمام محاصل، کونسل کے جاری کردہ تمام قرضہ جات اور کسی قرض کی واپسی کے سلسلہ میں اسے وصول ہونے والی تمام رقوم ایک سرمایہ مجتمع کا حصہ ہوں گی جسے سرمایہ مجتمع کونسل کہا جائے گا۔

(۲) دیگر تمام رقوم۔۔۔

(اے) جو کونسل کو یا کونسل کے ایماء پر وصول ہوں' یا

(بی) جو عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر یا کونسل کے اختیار کے تحت قائم شدہ کسی دوسری عدالت کو وصول ہوں یا کے پاس جمع کروائی جائیں، کونسل کے سرکاری کھاتے میں جمع کی جائیں گی۔

(۲۔اے) سرمایہ مجتمع کونسل کی تحویل، اس سرمائے میں رقوم کی ادائیگی، اس سے رقوم کا نکلوانا، کونسل کو یا کونسل کے ایماء پر وصول شدہ دیگر رقوم کی تحویل، کونسل کے سرکاری کھاتے میں ان کی ادائیگی اور وہاں سے ان کا نکلوانا اور متذکرہ بالا جملہ امور سے متعلقہ یا اُن کے ضمنی امور کونسل کے ایکٹ کے ذریعے یا اس بارے میں اس طرح سے احکام وضع ہونے تک

کونسل کے چیئرمین کے مرتب کردہ قواعد کے ذریعے منضبط ہوں گے۔

(۳) کونسل ہر مالی سال کی بابت، کونسل کی اس سال کی آمدنی اور مصارف کے تخمینے کا کیفیت نامہ تیار کرائے گی اور اسے منظور کرے گی۔

(۴) کونسل کا چیئرمین اپنے دستخطوں سے ذیلی دفعہ (۳) کے تحت کونسل کے منظور کردہ کیفیت نامہ کی توثیق کرے گا اور سرمایہ مجتمع کونسل میں سے کوئی خرچ اس وقت تک باضابطہ طور سے مجاز نہ سمجھا جائے گا جب تک اس کی صراحت اس طرح سے توثیق شدہ کیفیت نامہ میں نہ کر دی گئی ہو۔

(۵) اگر کسی مالی سال کی بابت یہ معلوم ہو کہ۔۔۔

(اے) مجاز کردہ کوئی رقم جو رواں مالی سال کے دوران کسی خاص خدمت پر صرف کی جانی تھی ناکافی ہے یا کسی ایسی نئی خدمت پر خرچ کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے جو ذیلی دفعہ (۳) میں محولہ اس سال کی بابت کیفیت نامہ میں شامل نہیں، یا

(بی) کسی مالی سال کے دوران کسی خدمت پر اس رقم سے زائد رقم صرف کر دی گئی ہے جو اس سال کی بابت اس خدمت کے لئے منظور کی گئی تھی،

تو کونسل کے چیئرمین کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کونسل کے سرمایہ مجتمع میں سے ایسے خرچ کی اجازت دے اور وہ کونسل کے سامنے مذکورہ خرچ کی رقم درج کر کے ایک ضمنی کیفیت نامہ یا زائد کیفیت نامہ، جیسی بھی صورت ہو، پیش کرائے، نیز ذیلی دفعات (۳) اور (۴) کے احکامات کا اطلاق ان کیفیت ناموں پر اسی طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق ذیلی دفعہ (۳) میں محولہ کیفیت نامہ پر ہوتا ہے۔

(۶) اس دفعہ کے مذکورہ بالا احکامات میں شامل کسی امر کے باوجود کونسل کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ذیلی دفعہ (۳) اور (۴) میں مقررہ طریق کار کی تکمیل تک کسی مالی سال کے کسی حصے کے

لئے، جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، کسی تخمینی خرچ کی نسبت کسی رقم کی پیشگی منظوری دے دے۔

۳۷۔اے سرمایہ مجتمع آزاد جموں وکشمیر :

(۱) حکومت کے وصول کردہ تمام محاصل، حکومت کے جاری کردہ تمام قرضہ جات اور کسی قرض کی واپسی کے سلسلے میں اسے وصول ہونے والی تمام رقوم ایک سرمایہ مجتمع کا حصہ ہوں گی جسے سرمایہ مجتمع آزاد جموں وکشمیر کہا جائے گا۔

(۲) دیگر تمام رقوم۔۔۔

(اے) جو حکومت کو یا حکومت کے ایماء پر وصول ہوں؛ یا

(بی) جو عدالت عالیہ یا حکومت کے اختیار کے تحت قائم شدہ کسی دوسری عدالت کو وصول ہوں یا کے پاس جمع کروائی جائیں، حکومت کے سرکاری کھاتے میں جمع کی جائیں گی۔

(۳) سرمایہ مجتمع آزاد جموں وکشمیر کی تحویل، اس سرمائے میں رقوم کی ادائیگی، اس سے رقوم کا نکلوانا، حکومت یا حکومت کے ایماء پر وصول شدہ دیگر رقوم کی تحویل، حکومت کے سرکاری کھاتے میں ان کی ادائیگی اور وہاں سے ان کا نکلوانا اور متذکرہ بالا جملہ امور سے متعلقہ یا اُن کے ضمنی امور اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے یا اس بارے میں اس طرح سے احکام وضع ہونے تک، صدر کے مرتب کردہ قواعد کے ذریعے منضبط ہوں گے۔

۳۸۔ میزانیہ :

(۱) حکومت ہر مالی سال کی بابت اس کی اس سال کی آمدنی اور مصارف کے تخمینے کا کیفیت نامہ

اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گی جسے سالانہ میزانیہ کہا جائے گا۔

(۲) سالانہ میزانیہ اسمبلی میں مطالبات زر کی شکل میں پیش کیا جائے گا اور اسمبلی کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی مطالبہ زر کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کردے یا کسی مطالبہ زر کی منظوری اس میں مصرحہ رقم میں تخفیف کے تابع دے :

مگر شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ کے آغاز سے دس سال کی مدت تک یا مذکورہ آغاز کے بعد اسمبلی کے دوسرے عام انتخابات کے انعقاد تک، جو بھی بعد میں واقع ہو، کسی مطالبہ زر کا اس میں مصرحہ رقم میں تخفیف کے بغیر منظور کیا جانا متصور ہوگا، تاوقتیکہ اسمبلی کی کل رُکنیت کے اکثریتی ووٹوں کے ذریعے اسے مسترد نہ کردیا جائے یا اس میں مصرحہ رقم میں کسی تخفیف کے تابع منظور نہ کرلیا جائے۔

(۳) حکومت کی سفارش کے بغیر کوئی مطالبہ زر پیش نہیں کیا جائے گا۔

(۴) اسمبلی کا منظور کردہ سالانہ میزانیہ صدر کو پیش کیا جائے گا جو اپنے دستخطوں سے اس کی توثیق کرے گا۔

(۵) اگر کسی مالی سال کی بابت یہ معلوم ہو کہ۔۔۔

(اے) مجاز کردہ کوئی رقم جو رواں مالی سال کے دوران کسی خاص خدمت پر صرف کی جانی تھی ناکافی ہے یا کسی ایسی نئی خدمت پر خرچ کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے جو اس سال کے لئے سالانہ میزانیہ میں شامل نہیں ہے، یا

(بی) کسی مالی سال کے دوران کسی خدمت پر اس رقم سے زائد رقم صرف کردی گئی ہے جو اس سال کی بابت اس خدمت کے لئے منظور کی گئی تھی،

تو حکومت کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ سرمایہ مجتمع آزاد جموں وکشمیر میں سے ایسے خرچ کی

اجازت دے اور وہ اسمبلی کے سامنے، مذکورہ خرچ کی رقم درج کر کے ایک ضمنی میزانیہ یا زائد میزانیہ، جیسی بھی صورت ہو، پیش کرائے اور اس دفعہ کے احکام کا اطلاق ان میزانیوں پر اسی طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق سالانہ میزانیہ پر ہوتا ہے۔

(۶) اس دفعہ کے متذکرہ بالا احکام میں شامل کسی امر کے باوجود اسمبلی کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی رقم کی منظوری کے لئے ذیلی دفعہ (۲) میں مقررہ رائے شماری کے طریقہ کار کی تکمیل اور ذیلی دفعہ (۴) میں مذکورہ احکام کے مطابق اسمبلی کے منظور کردہ میزانیہ کی توثیق ہونے تک کسی مالی سال کے کسی حصے کے لئے، جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، کسی تخمینی خرچ کی نسبت کسی رقم کی پیشگی منظوری دے دے۔

۳۹۔ میزانیہ کی بابت خصوصی احکامات :

(۱) جب کسی مالی سال کی بابت اسمبلی کے قبل از وقت تحلیل ہونے کی وجہ سے سالانہ میزانیہ اسمبلی کے ذریعے منظور نہ ہو سکے تو وزیراعظم اس سال کی بابت سالانہ میزانیہ تیار کرائے گا اور اپنے دستخطوں سے اس کی توثیق کرے گا۔

(۲) کسی مالی سال کی بابت ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وزیراعظم کا توثیق کردہ سالانہ میزانیہ، اس ایکٹ کی اغراض کے لئے، اسمبلی کا منظور کردہ ہی متصور ہوگا۔

۴۰۔ خرچ پر پابندی :

اسمبلی کے منظور کردہ یا جس کی منظوری متصور کی گئی ہو سالانہ یا ضمنی میزانیہ کے ذریعے مجاز خرچ کے سوا حکومت کوئی خرچ واقع نہیں کرے گی۔

۴۱۔ آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار :

(۱) صدر، ماسوائے جب اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو، اگر مطمئن ہو کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بناء پر فوری کارروائی ضروری ہوگئی ہے تو وہ حالات کے تقاضوں کے مطابق آرڈیننس وضع کر سکے گا اور جاری کر سکے گا۔

(۲) اس دفعہ کے تحت جاری شدہ کسی آرڈیننس کو وہی قوت واثر حاصل ہوگا جو اسمبلی کے ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے اور انہی پابندیوں کے تابع ہوگا جو اسمبلی کے اختیار قانون سازی پر عائد ہوتی ہیں لیکن ایسا ہر آرڈیننس۔۔۔

(اے) اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اپنے اجراء سے چار ماہ کی مدت کے اختتام پر یا اگر اس مدت کے اختتام سے قبل اسمبلی اس کی نامنظوری کی کوئی قرارداد منظور کر دے تو اس قرارداد کے منظور ہو جانے پر منسوخ ہو جائے گا' اور

(بی) صدر کی جانب سے کسی وقت بھی واپس لیا جا سکے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے احکام متاثر کئے بغیر، اسمبلی کے سامنے پیش کیا جانے والا کوئی بھی آرڈیننس اسمبلی میں پیش کردہ مسودہ قانون تصور ہوگا۔

(۴) صدر اسی طرح، ماسوائے جب کونسل کا اجلاس ہو رہا ہو، اگر کونسل کا چیئرمین ایسا کرنے کا مشورہ دے تو حالات کے تقاضوں کے مطابق آرڈیننس وضع کرے گا، جاری کرے گا اور واپس لے گا اور اس طرح سے وضع شدہ آرڈیننس پر ذیلی دفعہ (۲) اور ذیلی دفعہ (۳) کے احکام کا اطلاق اس طرح سے ہوگا کہ اس میں ''اسمبلی کا ایکٹ'' اور ''اسمبلی'' کے حوالوں کی جگہ بالترتیب ''کونسل کا ایکٹ'' اور ''کونسل'' کے حوالے مراد ہوں۔

۴۲۔ عدالت عظمیٰ آزاد جموں و کشمیر :

(۱) آزاد جموں و کشمیر کے لئے ایک عدالت عظمیٰ تشکیل دی جائے گی جو اعلیٰ ترین عدالت اپیل ہوگی۔

(۲) اس ایکٹ کے احکام کے تابع عدالت عظمیٰ آزاد جموں و کشمیر کو وہ اختیار سماعت حاصل ہوگا جو اسے اس ایکٹ یا کسی دیگر قانون کے ذریعے یا کے تحت تفویض کیا جائے۔

(۳) عدالت عظمیٰ ایک چیف جسٹس جسے چیف جسٹس آزاد جموں و کشمیر کہا جائے گا اور دو دیگر ججوں پر مشتمل ہوگی۔

(۴) چیف جسٹس آزاد جموں کشمیر کا تقرر صدر، کونسل کے مشورے سے کرے گا اور عدالت عظمیٰ آزاد جموں و کشمیر کے دیگر ججوں میں سے ہر ایک کا تقرر صدر، چیف جسٹس کے ساتھ مشاورت کے بعد کونسل کے مشورے سے کرے گا۔

(۵) کوئی شخص عدالت عظمیٰ آزاد جموں و کشمیر کا جج مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ۔۔۔

(اے) کم از کم پانچ سال تک یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر پانچ سال سے کم نہ ہو، کسی عدالت عالیہ کا جج نہ رہا ہو' یا

(بی) کم از کم پندرہ سال تک یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر پندرہ سال سے کم نہ ہو، کسی عدالت عالیہ میں وکیل یا پیروکار نہ رہا ہو۔

وضاحت : اس ذیلی دفعہ میں مذکور اصطلاح ''عدالت عالیہ'' میں۔۔۔

(اے) عدالت عالیہ آزاد جموں و کشمیر اور کوئی عدالت عالیہ یا اس کے مساوی کوئی

عدالت جو چودہ اگست، ۱۹۴۷ء سے قبل آزاد جموں وکشمیر میں واقع تھی' اور

(بی) پاکستان میں موجود کوئی عدالت عالیہ بشمول ایسی عدالت عالیہ جو چودہ اگست ۱۹۷۳ء سے قبل کسی بھی وقت پاکستان میں واقع تھی، شامل ہوگی۔

(۶) عہدہ سنبھالنے سے قبل، چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر، صدر کے روبرو اور عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کا کوئی دوسرا جج چیف جسٹس کے روبرو جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق حلف اٹھائے گا۔

(۷) عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کا کوئی جج پینسٹھ برس کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا تاوقتیکہ وہ قبل ازیں مستعفی نہ ہوجائے یا اسے قانون کے مطابق عہدے سے برطرف نہ کردیا جائے۔

(۸) کسی وقت جب چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر کا عہدہ خالی ہو، چیف جسٹس موجود نہ ہو یا کسی دوسری وجہ سے اپنے کارہائے منصبی سرانجام دینے سے قاصر ہو تو صدر، عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کے دوسرے ججوں میں سے مقدم ترین جج کو قائمقام چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر مقرر کرے گا۔

(۸۔اے) اگر کسی وقت عدالت عظمیٰ کے ججوں کا نصاب پورا نہ ہونے کے باعث عدالت کا کوئی اجلاس منعقد کرنا یا جاری رکھنا ممکن نہ ہو یا کسی دوسری بناء پر یہ ضروری ہو کہ عدالت عظمیٰ کے ججوں کی تعداد میں عارضی طور پر اضافہ کیا جائے تو چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر تحریری طور پر۔۔۔

(اے) صدر کی منظوری سے کسی ایسے شخص سے استدعا کرسکے گا جو اس عدالت، عدالت عظمیٰ پاکستان یا عدالتی بورڈ (جوڈیشل بورڈ) کے جج کے عہدہ پر فائز رہا

ہو یا عدالت عالیہ کے جج کے عہدہ پر کم از کم تین سال تک فائز رہا ہو اور اس کے مذکورہ عہدہ چھوڑنے کے بعد تین سال کا عرصہ نہ گزرا ہو، یا

(بی) صدر کی منظوری اور ماسوائے چیف جسٹس ہونے کی صورت میں عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی رضامندی سے اُس عدالت کے کسی ایسے جج کو جو اس عہدہ پر کم از کم تین سال تک فائز رہا ہو طلب کر سکے گا، یا

(سی) صدر کی منظوری سے کسی ایسے شخص سے جو عدالت عظمیٰ کے جج کے تقرر کا اہل ہو استدعا کر سکے گا،

کہ وہ عدالت عظمیٰ کے اجلاسوں میں اتنی مدت کے لئے جو ضروری ہو بطور ایڈہاک جج شرکت کرے اور اس طرح سے شریک اجلاس ہونے کے دوران ایڈہاک جج کا وہی اختیار اور دائرہ کار ہوگا جو عدالت عظمیٰ کے کسی جج کو حاصل ہوتا ہے۔

(۹) عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کے کسی جج کا مشاہرہ اور دیگر شرائط ملازمت وہ ہوں گی جو جدول چہارم میں دی گئی ہیں۔

(۱۰) اس دفعہ کے بذیل احکام کے تابع عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کو عدالت عالیہ آزاد جموں وکشمیر کے صادر کردہ فیصلوں، ڈگریوں، حتمی احکام یا سزاؤں کے خلاف اپیلیں سننے اور ان پر فیصلہ صادر کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۱۱) عدالت عالیہ آزاد جموں وکشمیر کے صادر کردہ کسی فیصلے، ڈگری، حتمی حکم یا سزا کے خلاف اپیل عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر میں دائر کی جا سکے گی۔۔۔

(اے) اگر عدالت عالیہ نے اپیل پر کسی ملزم کے بری ہونے کا حکم بدل دیا ہو اور اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دے دی ہو یا نگرانی کی درخواست پر کوئی سزا بڑھا کر مذکورہ بالا

کسی سزا کے برابر کر دیا ہو' یا

(بی) اگر عدالت عالیہ نے اپنے روبرو سماعت کے لئے کوئی مقدمہ اپنی کسی ماتحت عدالت سے واپس لے لیا ہو اور ایسی سماعت کے بعد ملزم کو مجرم قرار دیا ہو اور اسے متذکرہ بالا کوئی سزا دے دی ہو' یا

(سی) اگر عدالت عالیہ نے کسی شخص پر عدالت عالیہ کی توہین کی بناء پر کوئی سزا عائد کی ہو' یا

(ڈی) اگر کسی تنازعہ میں نفس الامر کی رقم یا مالیت ابتدائی عدالت میں پچاس ہزار روپے سے کم نہ تھی اور اپیل تنازعہ میں بھی پچاس ہزار روپے یا ایسی دوسری رقم جس کی صراحت اس سلسلہ میں کونسل کے ایکٹ کے ذریعے کی جائے سے کم نہ ہو اور جس فیصلے، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف اپیل کی گئی ہو اس میں عین ماتحت عدالت کا فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم بدل دیا ہو یا منسوخ کر دیا ہو' یا

(ای) اگر کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم میں بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر اتنی ہی رقم یا مالیت کی جائیداد سے متعلق کوئی دعوی یا تصفیہ طلب امر شامل ہو اور اس فیصلے، ڈگری یا حتمی حکم میں جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، عین ماتحت عدالت کا فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم بدل دیا ہو یا منسوخ کر دیا ہو' یا

(ایف) اگر عدالت عالیہ اس امر کی تصدیق دے دے کہ مقدمہ میں اس ایکٹ کی تعبیر وتوضیح کے بارے میں کوئی اہم قانونی مسئلہ درپیش ہے۔

(۱۲) کسی ایسے مقدمہ میں جس پر ذیلی دفعہ (۱۱) کا اطلاق نہ ہوتا ہو، عدالت عالیہ کے کسی فیصلہ، ڈگری، حکم یا سزا کے خلاف عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر میں کوئی اپیل صرف اس وقت دائر

ہو سکے گی جب عدالت عظمیٰ آزاد جموں کشمیر اپیل دائر کرنے کی اجازت دے۔

(۱۳) (اے) عدالت عظمیٰ میں کسی بھی اپیل کی سماعت چیف جسٹس کی تشکیل کردہ یا دوبارہ تشکیل کردہ کم از کم دو ججوں پر مشتمل بینچ کرے گی؛

(بی) اگر کسی درخواست یا اپیل کی سماعت کرنے والے ججوں کی رائے میں اختلاف ہو جائے تو اکثریت کی رائے کو فوقیت حاصل ہو گی؛

(سی) اگر ایسی اکثریت نہ ہو جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے تو درخواست یا اپیل، جیسی بھی صورت ہو، چیف جسٹس کی طرف سے نامزد کردہ کسی دوسرے جج کے روبرو سماعت اور فیصلے کے لئے پیش کی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا جج نہ ہو یا کوئی دوسرا جج مقدمے کی سماعت کرنے سے قاصر ہو تو جس فیصلے، ڈگری، حکم یا سزا کے خلاف اپیل کی گئی ہو وہی عدالت عظمیٰ کا فیصلہ، ڈگری، حکم یا سزا، جیسی بھی صورت ہو، متصور ہو گا:

مزید شرط یہ ہے کہ متذکرہ بالا اختلاف رائے کی صورت میں، اگر اختلاف محض عائد کی جانے والی ذمہ داری، جرمانے یا سزا یا عطا کی جانے والی دادرسی کی نوعیت، مقدار یا حد کے بارے میں ہو تو عدالت عظمیٰ کا فیصلہ دو ججوں میں سے مقدم جج کی رائے کے مطابق صادر کیا جائے گا۔

(۱۴) آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین (پہلے ترمیمی) ایکٹ مجریہ ۱۹۷۵ء کے آغاز سے عین قبل چیف جسٹس ریاست آزاد جموں و کشمیر کے عہدے پر فائز شخص متذکرہ آغاز سے عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس کا عہدہ اس ایکٹ کے تحت انہیں شرائط ملازمت پر سنبھالے گا جو متذکرہ آغاز سے عین قبل اس پر قابل اطلاق تھیں۔

(۱۵) آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین (پہلے ترمیمی) ایکٹ مجریہ ۱۹۷۵ء کے آغاز سے عین قبل جو مقدمات عدالتی بورڈ (جوڈیشل بورڈ) میں زیر سماعت تھے متذکرہ آغاز پر عدالت عظمٰی کو منتقل ہو جائیں گے اور فیصلہ کی غرض سے عدالت عظمٰی کے روبرو زیر سماعت متصور ہوں گے اور عدالتی بورڈ کے کسی فیصلہ یا حکم جو متذکرہ آغاز سے قبل سنایا یا جاری کیا گیا ہو کو وہی قوت واثر حاصل ہوگا جیسے یہ عدالت عظمٰی کا سنایا ہوا یا جاری کردہ ہے۔

۴۲۔اے عدالت عظمٰی کے حکم ناموں کا اجراء اور ان کی تعمیل :

(۱) عدالت عظمٰی کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ ایسی ہدایات، احکام یا ڈگریاں جاری کرے جو اس کے روبرو زیر سماعت کسی مقدمہ میں مکمل انصاف کرنے کے لئے ضروری ہوں، بشمول ایسا کوئی حکم جو کسی شخص کے حاضر کرنے یا کسی دستاویز کے برآمد کرنے یا پیش کرنے کے لئے صادر کیا جائے۔

(۲) ایسی کوئی ہدایت، حکم یا ڈگری آزاد جموں و کشمیر بھر میں اس طرح سے نافذ ہوگی گویا کہ یہ عدالت عالیہ کی جاری کردہ ہے۔

(۳) جملہ حکام انتظامیہ وعدلیہ آزاد جموں و کشمیر بھر میں عدالت عظمٰی کی معاونت کریں گے۔

(۴) اس ایکٹ اور قانون کے تابع عدالت عظمٰی، کونسل کی مشاورت سے عدالت کے معمول اور طریق کار کے انضباط کے لئے قواعد مرتب کر سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ نئے قواعد مرتب کرنے تک عدالتی بورڈ (جوڈیشل بورڈ) کے وضع کردہ قواعد، جہاں تک وہ اس ایکٹ اور کسی دوسرے قانون سے متصادم نہ ہوں، تاوقتیکہ وہ

بدل نہ دیے جائیں یا ان میں ترمیم نہ کر دی جائے، عدالت عظمیٰ کے مرتب کردہ قواعد متصور ہوں گے اور ان قواعد میں عدالتی بورڈ (جوڈیشل بورڈ) کے حوالوں کی تعبیر عدالت عظمیٰ کے حوالے کے طور پر کی جائے گی۔

۴۲۔بی عدالت عظمیٰ کے فیصلوں کا دوسری عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہونا :

عدالت عظمیٰ کا کوئی فیصلہ، جس حد تک اس میں کسی قانونی امر کا تصفیہ کیا گیا ہو یا وہ کسی اصول قانون پر مبنی ہو یا اس کی وضاحت کرے آزاد جموں وکشمیر میں تمام عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

۴۲۔سی عدالت عظمیٰ کا صدر مقام :

(۱) عدالت عظمیٰ کا صدر مقام مظفر آباد میں ہوگا۔

(۲) عدالت عظمیٰ کا اجلاس ایسے دوسرے مقام یا مقامات پر ہو سکے گا جو صدر کی منظوری سے چیف جسٹس مقرر کرے۔

۴۲۔ڈی عدالت عظمیٰ کی جانب سے فیصلوں یا احکام پر نظر ثانی:

عدالت عظمیٰ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اسمبلی یا کونسل کے منظور کردہ کسی ایکٹ اور عدالت عظمیٰ کے مرتب کردہ قواعد میں موجود احکامات کے تابع اپنے صادر کردہ کسی فیصلے یا جاری شدہ کسی حکم پر نظر ثانی کرے۔

۴۲۔ای اعلیٰ عدالتی کونسل (سپریم جوڈیشل کونسل):

(۱) آزاد جموں وکشمیر کے لئے ایک اعلیٰ عدالتی کونسل ہوگی۔

(۲) اعلیٰ عدالتی کونسل بذیل پر مشتمل ہوگی؛

(اے) چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر جو اس کا چیئرمین بھی ہوگا؛

(بی) عدالت عظمیٰ کا مقدم جج؛ اور

(سی) عدالت عالیہ کا چیف جسٹس۔

(۳) عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کے کسی جج کو، اس دفعہ میں مندرج طریقہ کے سوا اپنے عہدے سے نہیں ہٹایا جائے گا۔

(۴) اعلیٰ عدالتی کونسل کی طرف سے یا کسی اور ذریعہ سے اطلاع موصول ہونے پر اگر چیئرمین آزاد جموں وکشمیر کونسل یا صدر کی رائے میں عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کا کوئی جج۔۔۔

(اے) جسمانی یا دماغی معذوری کی وجہ سے اپنے عہدے کے فرائض بجا طور پر سرانجام دینے کے قابل نہ رہا ہو؛ یا

(بی) بدعنوانی کا مرتکب ہوا ہو؛

تو چیئرمین یا صدر، جیسی بھی صورت ہو، اعلیٰ عدالتی کونسل کو اس بابت تحقیقات کرنے کی ہدایت کرے گا۔

(۵) اگر کسی ایسے معاملے پر جس کی تحقیق اعلیٰ عدالتی کونسل نے کی ہو اس کے ارکان میں اختلاف رائے ہو جائے تو اکثریت کی رائے کو فوقیت حاصل ہوگی اور اعلیٰ عدالتی کونسل کی رپورٹ اکثریت کے نقطہ نظر کے اعتبار سے پیش کی جائے گی۔

(۶) اگر کسی معاملے کی تحقیق کے بعد اعلیٰ عدالتی کونسل، چیئرمین آزاد جموں وکشمیر کونسل کو

رپورٹ پیش کرے کہ اس کی رائے میں ---

(اے) وہ جج اپنے عہدے کے فرائض سرانجام دینے کے قابل نہیں ہے یا بدعنوانی کا مرتکب ہوا ہے، اور

(بی) اسے عہدے سے برطرف کر دینا چاہیے"

تو چیئرمین جج کو عہدے سے برطرف کرنے کا مشورہ صدر کو دے گا اور صدر اس کے مطابق احکام جاری کرے گا۔

(۷) اعلیٰ عدالتی کونسل ایک ضابطہ اخلاق جاری کرے گی جسے عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ کے جج ملحوظ خاطر رکھیں گے۔

(۸) اگر کسی وقت اعلیٰ عدالتی کونسل کسی ایسے جج کے طرزِ عمل کے بارے میں تحقیق کر رہی ہو جو اعلیٰ عدالتی کونسل کا رُکن ہو یا اعلیٰ عدالتی کونسل کا کوئی رُکن موجود نہ ہو یا بیماری یا کسی دوسری وجہ سے کام کرنے سے قاصر ہو، تو

(اے) اگر ایسا رُکن عدالت عظمیٰ کا چیف جسٹس یا جج ہو تو تقدم میں عدالت عظمیٰ کا اس سے اگلا جج،

(بی) اگر ایسا رُکن عدالت عالیہ کا چیف جسٹس ہو تو عدالت عالیہ کے دوسرے ججوں میں سے مقدم ترین جج اس کی جگہ اعلیٰ عدالتی کونسل کے رُکن کی حیثیت سے کام کرے گا۔

(۹) اگر کسی معاملے پر جس کی تحقیق اعلیٰ عدالتی کونسل نے کی ہو، اس کے ارکان کے مابین اختلاف رائے ہو جائے تو اعلیٰ عدالتی کونسل کی رائے کا اظہار اکثریت کے نقطہ نظر کے اعتبار سے کیا جائے گا۔

۴۲۔الف اعلیٰ عدالتی کونسل کا اشخاص وغیرہ کو حاضر کرنے کا اختیار

(۱) کسی معاملے میں تحقیق کی غرض سے اعلیٰ عدالتی کونسل کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو عدالت عظمیٰ کو کسی شخص کو حاضر عدالت کرانے کے لئے یا کسی دستاویز کی برآمدگی یا اس کے پیش کرانے کے لئے ہدایات یا احکام جاری کرنے کے سلسلے میں حاصل ہیں اور ایسی کوئی ہدایت یا حکم اسی طرح سے قابل نفاذ ہوگا گویا کہ وہ عدالت عظمیٰ کی جانب سے جاری ہوا ہے۔

(۲) دفعہ ۴۵ کے احکام کا اطلاق اعلیٰ عدالتی کونسل پر اسی طرح سے ہوگا جس طرح سے ان کا اطلاق عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ پر ہوتا ہے۔

۴۲۔جی اختیار سماعت پر ممانعت :

اعلیٰ عدالتی کونسل کے روبرو کوئی کارروائی اور دفعہ ۴۲۔ای کے تحت کسی جج کی برطرفی کسی عدالت میں زیر بحث نہیں لائی جائے گی۔

۴۳۔ عدالت عالیہ (ہائی کورٹ) :

(۱) آزاد جموں وکشمیر کے لئے ایک عدالت عالیہ ہوگی، جسے بعد ازیں عدالت عالیہ کہا جائے گا جو ایک چیف جسٹس اور اتنے دیگر ججوں پر مشتمل ہوگی جن کی تعداد اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے مقرر کی جاسکے گی۔

(۱۔اے) (اے) عدالت عالیہ کے فرائض کسی واحد بینچ، قسمت بینچ یا مکمل بینچ کے ذریعے سرانجام دیئے جاسکیں گے :

مگر شرط یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے چیف جسٹس کسی بینچ کے پاس زیر سماعت کوئی مقدمہ واپس کر سکے گا اور کسی دوسرے بینچ کے سپرد کر سکے گا یا کوئی بڑی بینچ تشکیل کر سکے

گا،

(بی) مکمل بینچ میں اختلاف رائے کی صورت میں اکثریت کی رائے کو فوقیت حاصل ہوگی،

(سی) کسی قسمت بینچ میں اختلاف رائے کی صورت میں معاملہ کسی تیسرے جج کے سپرد کیا جائے گا اور عدالت عالیہ کا فیصلہ اکثریت کی رائے کے مطابق ہوگا۔

(۲) اس ایکٹ کے نفاذ سے عین قبل جو شخص عدالت عالیہ کے چیف جسٹس یا کسی دوسرے جج کے عہدہ پر فائز تھا وہ اس ایکٹ کے تحت مقرر کیا گیا چیف جسٹس یا کوئی دوسرا جج، جیسی بھی صورت ہو، متصور ہوگا۔

(۲۔اے) عدالت عالیہ کے کسی جج کا تقرر کونسل کے مشورے سے صدر۔۔۔

(اے) چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر، اور

(بی) ماسوائے جہاں چیف جسٹس کا تقرر ہو، عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے ساتھ صلاح ومشورے کے بعد کرے گا۔

(۳) کوئی شخص عدالت عالیہ کا جج یا ایڈووکیٹ جنرل مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ۔۔۔

(اے) وہ کم از کم دس سال تک یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر دس سال سے کم نہ ہو عدالت عالیہ آزاد جموں وکشمیر یا پاکستان کی کسی عدالت عالیہ میں وکیل یا پیروکار نہ رہا ہو :

مگر شرط یہ ہے کہ یہاں عدالت عالیہ کی اصطلاح میں وہ عدالت عالیہ یا اس کے مساوی کوئی عدالت جو چودہ اگست ۱۹۴۷ء سے قبل کسی وقت بھی موجود تھی شامل ہوگی، یا

(بی) وہ کم از کم دس سال کی مدت تک کسی عدالتی عہدہ پر فائز نہ رہا ہو، جس میں کم از کم تین سال تک وہ ڈسٹرکٹ وسیشن جج رہا ہو۔

(۴) اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے عدالت عالیہ کا چیف جسٹس صدر کے روبرو اور عدالت عالیہ کا کوئی دوسرا جج چیف جسٹس کے روبرو جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق حلف اٹھائے گا۔

(۵) عدالت عالیہ کا چیف جسٹس یا کوئی جج باسٹھ برس کی عمر تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا تاوقتیکہ وہ قبل ازیں مستعفی نہ ہو جائے یا اسے قانون کے مطابق عہدے سے برطرف نہ کر دیا جائے :

مگر شرط یہ ہے کہ صدر، پاکستان کی کسی عدالت عالیہ کے کسی سبکدوش شدہ جج کو زیادہ سے زیادہ تین سال کی مدت کے لئے عدالت عالیہ کا چیف جسٹس یا کوئی جج مقرر کر سکے گا اور ایسا شخص پینسٹھ برس کی عمر تک عہدے پر فائز رہے گا۔

(۶) اگر عدالت عالیہ کا کوئی جج موجود نہ ہو یا بیماری یا کسی دوسری وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو صدر کسی ایسے شخص کو جو عدالت عالیہ کے جج کے تقرر کا اہل ہو اس مدت کے لئے جس دوران مذکورہ جج موجود نہ ہو یا اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو، عدالت عالیہ کے اضافی جج کے طور پر تعینات کر سکے گا۔

(۷) عدالت عالیہ کا کوئی جج۔۔۔

(اے) ملازمت آزاد جموں و کشمیر میں کوئی ایسا دیگر منفعت بخش عہدہ نہیں سنبھالے گا جس کی وجہ سے اس کے مشاہرہ میں کوئی اضافہ ہو جائے، یا

(بی) کسی ایسے دوسرے منصب پر فائز نہیں ہوگا جس میں خدمت انجام دینے کے

عوض مشاہرہ وصول کرنے کا حق ہو مگر اس ذیلی دفعہ سے کسی جج کے ذاتی جائیداد رکھنے اور اس کا انصرام کرنے پر ممانعت کا مفہوم نہیں لیا جائے گا۔

(۸) کوئی شخص جو عدالت عالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو وہ اس عہدہ سے سبکدوش ہونے کے بعد دو سال کی مدت پوری ہونے سے قبل، ملازمت آزاد جموں وکشمیر میں کوئی منفعت بخش عہدہ جو عدالتی یا نیم عدالتی یا چیف جسٹس الیکشن کمشنر یا پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین یا رُکن کا عہدہ نہ ہو، نہیں سنبھالے گا۔

(۹) عدالت عالیہ کے جج کا مشاہرہ اور دوسری شرائط ملازمت وہ ہوں گی جو جدول پنجم میں مندرج ہیں۔

۴۳۔اے قائمقام چیف جسٹس :

کسی وقت بھی جب۔۔۔

(اے) عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کا عہدہ خالی ہو، یا

(بی) چیف جسٹس عدالت عالیہ موجود نہ ہو یا کسی دیگر بناء پر اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو،

تو صدر، عدالت عالیہ کے دیگر ججوں میں سے مقدم ترین جج کو چیف جسٹس کے قائمقام کے طور پر مقرر کرے گا۔

۴۴۔ عدالت عالیہ کا اختیار سماعت :

(۱) عدالت عالیہ کو وہ اختیار سماعت حاصل ہو گا جو اسے اس ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کے ذریعے تفویض کیا جائے۔

(۲) اگر عدالت عالیہ کو اطمینان ہو کہ قانون میں کوئی دیگر مناسب چارہ جوئی دستیاب نہیں ہے تو وہ اس ایکٹ کے تابع :

(اے) کسی متضرر فریق کی درخواست پر بذریعہ حکم۔۔۔

۱۔ آزاد جموں وکشمیر یا کسی مقامی ہیت کے امور کے سلسلہ میں فرائض انجام دینے والے کسی شخص کو ہدایت دے سکے گی کہ وہ ایسا کام کرنے سے اجتناب کرے جس کے کرنے کی قانون اسے اجازت نہیں دیتا یا وہ کوئی ایسا کام کرے جس کا کیا جانا قانون کی رو سے اس پر واجب ہے؛ یا

۲۔ یہ قرار دے سکے گی کہ ریاست یا مقامی ہیت کے امور کے سلسلہ میں فرائض انجام دینے والے شخص کی طرف سے کیا گیا کوئی کام یا کی گئی کوئی کارروائی قانونی اختیار کے بغیر ہوئی ہے اور کوئی قانونی اثر نہیں رکھتی؛ یا

(بی) کسی شخص کی درخواست پر بذریعہ حکم؛

۱۔ ہدایت دے سکے گی کہ آزاد جموں وکشمیر میں حراست میں رکھے گئے کسی شخص کو اس کے سامنے پیش کیا جائے، تا کہ عدالت ذاتی طور پر اطمینان کر سکے کہ اسے قانونی اختیار کے بغیر یا کسی غیر قانونی طریقے سے حراست میں نہیں رکھا جا رہا ہے؛ یا

۲۔ کسی شخص کو جو آزاد جموں وکشمیر کے امور سے متعلق کسی سرکاری عہدے پر فائز ہو یا جس کا فائز ہونا مترشح ہوتا ہو، سے وضاحت طلب کر سکے گی کہ وہ کس قانونی اختیار کے تحت اس عہدے پر فائز ہونے کا دعویدار ہے؛ یا

(سی) کسی متضرر شخص کی درخواست پر، آزاد جموں وکشمیر میں یا اس کے بارے میں،

کسی اختیار کے استعمال کرنے والے یا کسی فرض کے انجام دینے والے کسی شخص یا ہیت، بشمول کونسل اور حکومت، ایسی ہدایات دیتے ہوئے کوئی حکم صادر کر سکے گی جو اس ایکٹ کے ذریعے عطا کردہ بنیادی حقوق میں سے کسی کے نفاذ کے لئے موزوں ہو۔

(۳) اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ایسی کسی درخواست پر کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا جو کسی ایسے شخص کی طرف سے یا اس کے بارے میں ہو جو دفاعی خدمات کے شعبہ میں ہو اور اس کی شرائط ملازمت کی نسبت، اس کی ملازمت سے پیدا ہونے والے کسی معاملے کی نسبت یا دفاعی خدمات کے شعبے کے رُکن کے طور پر اس کے بارے میں کی گئی کسی کارروائی کی نسبت پیش کی گئی ہو۔

(۴) جب۔۔۔

(اے) عدالت عالیہ کو ذیلی دفعہ (۲) کی شق (اے) یا شق (سی) کے تحت کوئی درخواست صدور حکم کے لئے پیش کی جائے، اور

(بی) عدالت کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہو کہ کسی عبوری حکم کا اجراء کسی سرکاری کام کی انجام دہی میں مداخلت یا مضرت کے طور پر اثر انداز ہوگا یا بصورت دیگر مفاد عامہ کے لئے نقصان دہ ہوگا،

تو عدالت ایسا عبوری حکم جاری نہیں کرے گی، تاوقتیکہ ایڈووکیٹ جنرل کو درخواست کا نوٹس نہ دے دیا جائے اور عدالت، ایڈووکیٹ جنرل یا اس کی طرف سے مجاز کردہ کسی دوسرے شخص کو سماعت کا موقع فراہم کرنے کے بعد مطمئن نہ ہو جائے کہ مذکورہ عبوری حکم کا اجراء اس ذیلی دفعہ کی شق (بی) میں محولہ طور سے اثر انداز نہیں ہوگا۔

(۵) اس دفعہ میں، تاوقتیکہ سیاق و سباق سے کوئی دیگر مفہوم مراد نہ ہو، اصطلاح، ''شخص''

میں عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ یا دفاعی خدمات کے شعبے سے متعلق قانون کے تحت قائم شدہ کسی عدالت یا ٹربیونل کے سوا، کوئی ہیت سیاسی یا ہیت اجتماعی، کونسل یا حکومت کی یا کے زیر اہتمام کوئی ہیت یا کوئی عدالت یا ٹربیونل شامل ہے۔

۴۴۔اے طریق کار کے قواعد :

اس ایکٹ اور قانون کے تابع حکومت کے ساتھ صلاح مشورے سے عدالت عالیہ اپنے ماتحت عدالتوں کے معمول اور طریق کار کے انضباط کے لئے قواعد مرتب کر سکے گی۔

۴۴۔بی عدالت عالیہ کے فیصلے کا ماتحت عدالتوں پر واجب التعمیل ہونا :

دفعہ ۴۲۔بی کے تابع عدالت عالیہ کا کوئی فیصلہ، جس حد تک اس میں کسی قانونی امر کا تصفیہ کیا جائے یا وہ کسی اصول قانون پر مبنی ہو یا اس کی وضاحت کرے، اس کی ماتحت تمام عدالتوں پر واجب التعمیل ہوگا۔

۴۴۔سی عدالت عالیہ کا صدر مقام :

(۱) عدالت عالیہ کا مستقل صدر مقام مظفر آباد میں ہوگا۔

(۲) عدالت عالیہ وقتاً فوقتاً ایسے دوسرے مقامات پر اپنا اجلاس منعقد کر سکے گی جو صدر کی منظوری سے عدالت عالیہ کا چیف جسٹس مقرر کرے۔

۴۵۔ توہین عدالت

(۱) اس دفعہ میں ''عدالت'' سے عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر یا عدالت عالیہ مراد ہے۔

(۲) عدالت کو کسی ایسے شخص کو سزا دینے کا اختیار حاصل ہوگا جو۔۔۔

(اے) عدالت کی کارروائی کی کسی بھی صورت میں مذمت کرے، اس میں مداخلت یا مزاحمت کرے یا عدالت کے کسی حکم کی نافرمانی کرے؛

(بی) عدالت کو بدنام کرے یا بصورت دیگر کوئی ایسا فعل کرے جو اس عدالت یا عدالت کے کسی جج کے بارے میں نفرت، تمسخر یا توہین کا باعث ہو؛

(سی) کوئی ایسا فعل کرے جس سے عدالت کے روبرو زیر سماعت کسی معاملے میں فیصلہ کرنے پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو؛ یا

(ڈی) کوئی ایسا دیگر کام کرے جو از روئے قانون توہین عدالت کا موجب ہو۔

(۳) اس دفعہ کی رو سے کسی عدالت کو عطا کردہ اختیار کا استعمال قانون کے ذریعے اور قانون کے تابع عدالت کے وضع کردہ قواعد کے ذریعے منضبط کیا جاسکے گا۔

۴۶۔ عدالت عالیہ کا ماتحت عدالتوں کی نگرانی اور نگہداشت وغیرہ کرنا

(۱) عدالت عالیہ دیگر تمام عدالتوں کی جو اس کے ماتحت ہوں کی نگرانی اور نگہداشت کرے گی۔

(۲) عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر اور عدالت عالیہ کے علاوہ ایسی دیگر عدالتیں بھی ہوں گی جو قانون کے ذریعے قائم کی جائیں۔

(۳) ایسی قائم شدہ عدالت کو وہ اختیار سماعت حاصل ہوگا جو اسے قانون کے ذریعے تفویض کیا جائے۔

(۴) کسی عدالت کو ایسا کوئی اختیار سماعت حاصل نہیں ہوگا جو اسے اس ایکٹ یا کسی دیگر قانون کے ذریعے یا کے تحت تفویض نہ کیا جائے۔

۴۶۔اے مشاورتی اختیار سماعت :

(۱) اگر کسی وقت چیئر مین کونسل یا صدر کسی ایسے قانونی مسئلے کے بارے میں، جسے وہ اہمیت عامہ کا حامل خیال کرتا ہو، عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کی رائے حاصل کرنے کا خواہاں ہوتو وہ ایسا مسئلہ عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کو غور وخوض کے لئے بھیج سکے گا۔

(۲) عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر اس طرح سے بھیجے گئے مسئلے پر غور کرے گی اور چیئر مین کونسل یا صدر، جیسی بھی صورت ہو، کو اس مسئلے کے بارے میں اپنی رائے سے مطلع کرے گی۔

۴۷۔ انتظامی عدالتیں اور ٹربیونل :

(۱) قبل ازیں مذکور کسی امر کے باوجود، کونسل ان امور سے متعلق جن پر اس کا عاملانہ اختیار محیط ہو اور اسمبلی ان امور سے متعلق جن پر حکومت کا عاملانہ اختیار محیط ہو اپنے ایکٹ کے ذریعے ایک یا ایک سے زیادہ انتظامی عدالتوں یا ٹربیونلوں کے قیام کے لئے قانون وضع کر سکے گی تا کہ وہ حسب ذیل کی نسبت بلاشرکت غیرے اختیار سماعت استعمال کریں۔۔۔

(اے) ایسے اشخاص کی شرائط ملازمت بشمول تادیبی امور کے بارے میں جو آزاد جموں وکشمیر کی ملازمت میں ہوں یا ملازمت میں رہے ہوں؛

(بی) کونسل یا حکومت یا ملازمت آزاد جموں وکشمیر میں کسی شخص یا کسی ایسی مقامی یا دیگر ہیت، جسے قانون نے کوئی محصول یا وجوب عائد کرنے کا اختیار دیا ہو اور ایسی ہیت کے کسی ملازم، جو ایسے ملازم کی حیثیت سے اپنے کار ہائے منصبی انجام دے رہا ہو، کے افعال بے جا سے پیدا ہونے والے دعاوی سے متعلق امور؛ یا

(سی) کسی ایسی جائیداد کے حصول، انصرام اور تصرف سے متعلق امور جو کسی قانون کے تحت دشمن کی جائیداد متصور ہوتی ہو۔

(۲) قبل ازیں مذکور کسی امر کے باوجود جہاں کوئی انتظامی عدالت یا ٹربیونل ذیلی دفعہ (۱) کے تحت قائم کردی جائے تو کوئی دوسری عدالت ایسے معاملے کے متعلق جس کا اختیار سماعت ایسی انتظامی عدالت یا ٹربیونل کو حاصل ہو، کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کرے گی، کوئی حکم صادر نہیں کرے گی یا کوئی کارروائی سماعت کے لئے منظور نہیں کرے گی اور کسی معاملے کی نسبت جملہ کارروائیاں جو اس انتظامی عدالت یا ٹربیونل کے قیام سے عین قبل ایسی کسی دوسری عدالت کے روبرو زیر سماعت ہوں ایسی انتظامی عدالت یا ٹربیونل کے قیام پر ساقط ہوجائیں گے۔

(۳) کسی انتظامی عدالت یا ٹربیونل کے کسی فیصلے، ڈگری، حکم یا سزا کے خلاف کوئی اپیل عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر میں صرف اس صورت میں دائر کی جائے گی جب عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر بعد از اطمینان کہ مقدمہ میں اہمیت عامہ کا حامل کوئی اہم قانونی امر شامل ہے، اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دے۔

۴۷۔اے ملازمین عدالت :

عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ، صدر کی منظوری سے، اپنے ملازمین کے تقرر اور ان کی شرائط ملازمت کے بارے میں قواعد مرتب کرسکیں گی۔

۴۸۔ پبلک سروس کمیشن :

(۱) آزاد جموں وکشمیر کے لئے ایک پبلک سروس کمیشن ہوگا جو چیئرمین سمیت اتنے ارکان پر مشتمل ہوگا اور ایسے فرائض انجام دے گا جو مقرر کئے جاسکیں گے۔

(۲) اس ایکٹ کے آغاز سے عین قبل موجود پبلک سروس کمیشن اور مذکورہ آغاز سے عین قبل اس کمیشن کے چیئرمین اور دیگر ارکان کے عہدوں پر فائز اشخاص کے بارے میں یہ باور کیا

جائے گا کہ اس کمیشن کی تشکیل اوران اشخاص کا تقرر اس ایکٹ کے تحت عمل میں لایا گیا ہے۔

۴۹۔ ملازمتیں :

(۱) اس ایکٹ کے تابع، ملازمت آزاد جموں وکشمیر میں افراد کا تقرر اوران کی شرائط ملازمت قانون کے ذریعے منضبط کی جاسکیں گی۔

(۲) جب تک ملازمت آزاد جموں وکشمیر میں کونسل کے معاملات کی بابت تعینات اشخاص کے بارے میں کونسل کا کوئی ایکٹ یا ایسے اشخاص جو حکومت کے معاملات کی بابت تعینا۔ ہوں، کے بارے میں اسمبلی کا کوئی ایکٹ ذیلی دفعہ (۱) میں محولہ امور کی بابت کوئی حکم وضع نہ کردے اس وقت تک اس ایکٹ کے نفاذ سے عین قبل نافذ العمل جملہ قواعد اور احکام بدستور نافذ العمل رہیں گے اور کونسل یا حکومت، جیسی بھی صورت ہو، وقتاً فوقتاً ان میں ترمیم کرسکے گی۔

۵۰۔ چیف الیکشن کمشنر :

(۱) ایک چیف الیکشن کمشنر ہوگا جس کا تقرر، کونسل کے مشورے سے صدر ان شرائط پر کرے گا جو کہ مقرر کی جاسکیں گی۔

(۲) جو شخص آزاد جموں وکشمیر حکومت ایکٹ مجریہ ۱۹۷۰ء کے تحت چیف الیکشن کمشنر مقرر کیا گیا ہو یا اس کا اس طرح سے مقرر کیا جانا متصور ہو اور وہ اس ایکٹ کے آغاز سے قبل بایں طور فرائض سرانجام دے رہا ہو تو وہ انہیں شرائط ملازمت پر جو مذکورہ آغاز سے قبل اس پر قابل اطلاق تھیں ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مقرر شدہ چیف الیکشن کمشنر متصور ہوگا۔

۵۰۔اے آڈیٹر جنرل :

(۱) آزاد جموں وکشمیر کا ایک آڈیٹر جنرل ہوگا جسے کونسل کے مشورے سے صدر مقرر کرے گا۔

(۲) عہدہ سنبھالنے سے قبل آڈیٹر جنرل، چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر کے روبرو جدول اوّل میں دی گئی عبارت کے مطابق حلف اٹھائے گا۔

(۳) آڈیٹر جنرل کی شرائط ملازمت، بشمول معیاد عہدہ کا تعین کونسل کے ایکٹ اور متذکرہ تعین تک کونسل کے مرتب کردہ قواعد کے ذریعے کیا جائے گا۔

(۴) آڈیٹر جنرل۔۔۔

(اے) کونسل یا کونسل کی قائم کردہ کسی ہیت یا ادارے کے حسابات' اور

(بی) حکومت یا حکومت کی قائم کردہ کسی ہیت یا ادارے کے حسابات، کے سلسلے میں ایسے فرائض سرانجام دے گا اور وہ اختیارات استعمال کرے گا جن کا تعین کونسل کے ایکٹ کے ذریعے یا کے تحت اور متذکرہ تعین تک، کونسل کے مرتبہ قواعد کے ذریعے کیا جا سکے گا۔

(۵) کونسل اور حکومت کے حسابات ایسی شکل میں اور ایسے اُصولوں اور طریقوں کے مطابق مرتب کئے جائیں گے جو کونسل کی منظوری سے آڈیٹر جنرل متعین کر سکے گا۔

(۶) کونسل کے حسابات کی بابت آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں کونسل کے چیئرمین کو پیش کی جائیں گی جو انہیں کونسل کے سامنے پیش کرائے گا اور حکومت کے حسابات کی بابت آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں صدر کو پیش کی جائیں گی جو انہیں اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گا۔

۵۱۔ موجود قوانین کا تسلسل :

اس ایکٹ کے احکام کے تابع ایسے قوانین، جو اس ایکٹ کے آغاز سے عین قبل

آزاد جموں وکشمیر میں نافذ العمل تھے اس وقت تک بدستور نافذ رہیں گے جب تک متعلقہ قانون ساز ادارے کے کسی ایکٹ کے ذریعے انہیں بدل نہ دیا جائے یا منسوخ نہ کر دیا جائے یا ان میں ترمیم نہ کر دی جائے۔

وضاحت : اس دفعہ میں۔۔۔

(اے) ''قوانین'' میں آرڈیننس، فرامین، قواعد، ذیلی قوانین، ضوابط اور کوئی نوٹیفکیشن اور ایسی کوئی قانونی دستاویز جسے قانون کا سا اثر حاصل ہو شامل ہیں' اور

(بی) کسی قانون کے سلسلے میں اصطلاح ''نافذ العمل'' سے مراد قانون کی حیثیت سے موثر ہونا ہے خواہ اس قانون کو روبہ عمل لایا گیا ہو یا نہ لایا گیا ہو۔

۵۲۔ صدر اور وزراء کے بارے میں متفرق احکامات :

(۱) صدر، وزیراعظم، کوئی وزیر یا کوئی مشیر۔۔۔

(اے) آزاد جموں وکشمیر یا کسی دوسرے ملک کی ملازمت میں کوئی دیگر منفعت بخش عہدہ نہیں سنبھالے گا' یا

(بی) کسی ایسے دوسرے منصب پر فائز نہیں ہوگا جس میں خدمت سرانجام دینے کے عوض مشاہرہ وصول کرنے کا حق ہو مگر اس دفعہ سے صدر، وزیراعظم، کسی وزیر یا مشیر کے ذاتی جائیداد رکھنے اور اس کا انصرام کرنے پر ممانعت کا مفہوم نہیں لیا جائے گا۔

(۲) صدر یا کونسل کے چیئرمین کے خلاف، جب وہ اپنے عہدے پر فائز ہو، کسی بھی قسم کی کوئی فوجداری کارروائی نہیں کی جائے گی یا جاری نہیں رکھی جائے گی۔

(۳) صدر یا کونسل کے چیئرمین کے خلاف، جب وہ اپنے عہدے پر فائز ہو، اس کی ذاتی

حیثیت میں خواہ اس کے عہدہ سنبھالنے سے قبل یا بعد کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے یا جس کا کیا جانا یا نہ کیا جانا مترشح ہو کے متعلق کوئی دیوانی کارروائی جس میں اس کے خلاف دادرسی چاہی گئی ہو شروع نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ کارروائی شروع ہونے سے کم از کم ساٹھ دن پہلے اسے تحریری نوٹس نہ دیا گیا ہو یا نہ بھیجا گیا ہو جس میں کارروائی کی نوعیت، بنائے کارروائی، اس فریق کا نام، کیفیت اور جائے رہائش جس کی جانب سے کارروائی کی جاتی ہے اور دادرسی جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے درج ہو۔

(۴) ذیلی دفعہ (۳) میں محولہ کارروائی کے سوا صدر یا کونسل کے چیئرمین کے خلاف، جب وہ اپنے عہدے پر فائز ہو، خواہ اس کی ذاتی حیثیت میں یا بصورت دیگر کسی عدالت یا ٹربیونل سے کوئی بھی حکم طلبی جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۵) اس ایکٹ کے تابع صدر، وزیراعظم، کونسل کا چیئرمین، وفاقی وزیر جو کونسل کا رکن ہو، کوئی وزیر یا مشیر کسی ایسے فعل کے سوا جو قانون کی خلاف ورزی میں انجام دیا گیا ہو یا انجام نہ دیا گیا ہو، اپنے عہدے کے اختیارات کا استعمال کرنے یا فرائض انجام دینے کی بناء پر یا کسی ایسے فعل کی بناء پر جو اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے یا ان فرائض کی انجام دہی میں کیا گیا ہو یا جس کا کیا جانا مترشح ہو، کسی عدالت یا ٹربیونل کے سامنے جوابدہ نہ ہوگا'

مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی دفعہ میں مذکور کسی امر سے کسی شخص کے کونسل یا حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کے خلاف موزوں قانونی کارروائی کرنے کے حق پر ممانعت کا مفہوم اخذ نہیں کیا جائے گا۔

۵۲۔اے جائیداد حاصل کرنے اور معاہدے وغیرہ کرنے کا اختیار

(۱) حکومت یا کونسل کا عاملانہ اختیار، متعلقہ قانون ساز ادارے کے منظور کردہ ایکٹ کے تابع، حکومت یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کی ملکیت میں کسی جائیداد کے عطاء کرنے، فروخت کرنے، ہبہ کرنے یا رہن رکھنے اور حکومت یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کے ایماء پر جائیداد خریدنے یا حاصل کرنے اور معاہدے کرنے پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۲) حکومت یا کونسل کی اغراض کے لئے حاصل کردہ تمام جائیداد صدر یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کے نام پر ہوگی۔

(۳) حکومت یا کونسل کے انتظامی اختیار کا استعمال کرتے ہوئے جتنے معاہدے کئے جائیں گے ان میں یہ واضح کیا جائے گا کہ وہ صدر یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کے نام سے کئے گئے ہیں اور مذکورہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کئے جانے والے تمام معاہدات اور تیار کی جانے والی تمام استملاک جائیداد کی تکمیل صدر یا کونسل کی طرف سے ایسے اشخاص کے ذریعے اور ایسے انداز میں کی جائے گی جس طرح صدر یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، ہدایت کرے یا جیسے اختیار دے۔

(۴) حکومت یا کونسل، جیسی بھی صورت ہو، کا عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کئے گئے کسی معاہدے یا تیار کی گئی کسی استملاک جائیداد یا ان کی تکمیل کے سلسلے میں نہ تو صدر اور نہ ہی چیئرمین کونسل ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا اور نہ ہی کوئی ایسا شخص، جو ان میں سے کسی کی جانب سے ایسا کوئی معاہدہ کرے یا کسی استملاک کی تکمیل کرے، اس سلسلہ میں ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا۔

(۵) حکومت یا کونسل کی طرف سے اراضی کا انتقال بذریعہ قانون منضبط کیا جائے گا۔

۵۳۔ اعلان جاری کرنے کا اختیار:

(۱) اگر صدر کو چیئرمین کونسل کی جانب سے یہ مشورہ دیا جائے کہ ایسی سنگین ہنگامی صورتحال موجود ہے جس میں آزاد جموں وکشمیر کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی جارحیت یا داخلی خلفشار کی بناء پر خطرہ لاحق ہے تو صدر ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان جاری کرے گا، جسے بعد ازیں اعلان کہا جائے گا۔

(۲) ایسا کوئی اعلان اجراء سے تین دن کے اندر، صدر کی جانب سے طلب کردہ، مشترکہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا' اور۔۔۔

(اے) یہ دو ماہ کی مدت کے اختتام پر غیر موثر ہو جائے گا تاوقتیکہ مذکورہ مدت کے اختتام سے پیشتر اسے، مشترکہ اجلاس کی قرارداد کے ذریعے منظور نہ کر لیا جائے' اور

(بی) یہ شق (اے) کے احکام کے تابع، مشترکہ اجلاس کی کل رُکنیت کے اکثریتی ووٹوں سے منظور کردہ، نامنظوری کی قرارداد پر غیر موثر ہو جائے گا۔

(۲۔اے) ذیلی دفعہ (۲) میں شامل کسی امر کے باوجود اگر اعلان کے اجراء کے وقت اسمبلی برطرف ہو تو ایسا اعلان چار ماہ کی مدت تک موثر رہے گا لیکن اگر مذکورہ مدت کے اختتام سے قبل اسمبلی کے عام انتخابات منعقد نہ ہوں تو یہ مذکورہ مدت کے اختتام پر غیر موثر ہو جائے گا تاوقتیکہ یہ اس سے قبل کونسل کی قرارداد کے ذریعے منظور نہ کر لیا جائے۔

(۳) اگر صدر مطمئن ہو کہ جنگ یا بیرونی جارحیت کا شدید خطرہ لاحق ہے تو ایسا اعلان، جنگ یا بیرونی جارحیت کے حقیقی طور پر وقوع پذیر ہونے سے قبل جاری کیا جا سکے گا۔

۵۳۔اے عبوری حکومت وغیرہ کے قیام کے لئے اعلان :

نوٹ : یہ دفعہ پانچویں ترمیمی ایکٹ مجریہ، ۱۹۷۷ء کے ذریعے عارضی طور پر شامل کی

گئی تھی جو مورخہ ۱۵رجون ۱۹۸۵ء کو وزیراعظم کا عہدہ سنبھالے جانے پر حذف ہوچکی ہے۔(دیکھئے دفعہ ۶، پانچواں ترمیمی ایکٹ)

۵۴۔ بنیادی حقوق معطل کرنے کا اختیار :

(۱) جس دوران کوئی اعلان نافذ العمل ہو، صدر بذریعہ فرمان یہ اعلان کر سکے گا کہ دفعہ ۴ کی رو سے عطا کردہ حقوق میں سے ان حقوق کے نفاذ کے لئے جن کی صراحت ایسے فرمان میں کر دی جائے کسی عدالت سے رجوع کرنے کا حق اور کسی عدالت میں اس طرح سے مصرحہ حقوق کے نفاذ کے لئے زیر سماعت تمام مقدمات اس مدت کے دوران معطل رہیں گے جس دوران مذکورہ اعلان نافذ العمل رہے گا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جاری شدہ ہر حکم، جتنا جلدی ممکن ہو سکے، اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

۵۵۔ اعلان کے بدلنے یا منسوخ کرنے کا اختیار :

(۱) دفعہ ۵۳ کے تحت جاری شدہ کوئی اعلان کسی مابعد اعلان کے ذریعے تبدیل یا منسوخ کیا جا سکے گا۔

(۲) دفعہ ۵۳، ۵۳۔اے یا دفعہ ۵۴ کے تحت جاری شدہ کسی اعلان یا صادر کردہ کسی حکم کا جواز کسی عدالت میں زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

۵۶۔ حکومت پاکستان کی ذمہ داریوں میں ایکٹ کی عدم تقلیل :

اس ایکٹ میں مذکور کوئی امر دفعہ ۳۱ کی ذیلی دفعہ (۳) میں مصرحہ امور سے متعلق حکومت پاکستان کی ذمہ داریوں میں تقلیل نہیں کرے گا یا حکومت پاکستان کے کسی ایسے کام کے

کرنے پر مانع نہیں ہوگا جو وہ ان ذمہ داریوں کی موثر انجام دہی کے لئے ضروری یا قرین مصلحت خیال کرے۔

۵۶۔اے تکمیل اقتضاء میں وقت کے اعتبار سے ناکامی کی بناء پر کسی فعل کا کالعدم نہ ہونا :

جب کسی فعل یا امر کا اس ایکٹ کی رو سے ایک خاص مدت کے اندر مکمل کرنا مطلوب ہو اور وہ اس مدت کے اندر مکمل نہ کیا جائے تو اس فعل یا امر کا مقررہ مدت کے بعد مکمل کرنا محض اس بناء پر کالعدم نہ ہوگا یا بصورت دیگر غیر موثر نہ ہوگا کہ وہ مذکورہ مدت کے اندر مکمل نہیں کیا گیا ہے۔

۵۶۔بی عہدے کا حلف :

(۱) کوئی حلف جو اس ایکٹ کے تحت کسی شخص سے لینا مطلوب ہو اس زبان میں لیا جائے گا جسے حلف دینے والا شخص سمجھتا ہو۔

(۲) جہاں، اس ایکٹ کے تحت، کسی خاص شخص کے روبرو حلف اٹھانا مطلوب ہو اور کسی وجہ سے اس شخص کے روبرو ایسا حلف اٹھانا قابل عمل نہ ہو تو یہ ایسے دوسرے شخص کے روبرو اٹھایا جا سکے گا جسے اس شخص نے نامزد کیا ہو۔

(۳) جہاں، اس ایکٹ کے تحت، کسی شخص کا اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے حلف اٹھانا مطلوب ہو تو اس کا عہدہ سنبھالنا اس دن سے باور ہوگا جس دن اس نے حلف اٹھایا ہے۔

۵۶۔سی تنسیخ قوانین کا اثر

جب کوئی قانون اس ایکٹ کے ذریعے، اس کے تحت یا اس کی وجہ سے منسوخ ہو جائے یا

اس کا منسوخ ہونا باور ہو جائے تو ماسوائے اس ایکٹ میں بصورت دیگر وضع کیا گیا ہو، مذکورہ تنسیخ۔۔۔

(اے) کسی ایسی چیز کا احیاء نہیں کرے گی جو اس وقت نافذ العمل یا موجود نہ تھی جب تنسیخ عمل میں آئی؛

(بی) مذکورہ قانون کے سابقہ عمل یا اس کے تحت باضابطہ طور پر کئے ہوئے کسی فعل یا برداشت کردہ کسی نقصان پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

(سی) مذکورہ قانون کے تحت حاصل شدہ کسی حق، پیدا شدہ کسی استحقاق، عائد شدہ کسی وجوب یا ذمہ داری پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

(ڈی) مذکورہ قانون کے خلاف کسی جرم کے ارتکاب کی بناء پر عائد شدہ کسی تاوان، ضبطی یا سزا پر اثر انداز نہیں ہوگی۔

(ای) کسی مذکورہ حق، استحقاق، وجوب، ذمہ داری، تاوان، ضبطی یا سزا کی بابت کسی تفتیش، قانونی کارروائی یا چارہ جوئی پر اثر انداز نہیں ہوگی، اور ایسی کوئی تفتیش، قانونی کارروائی یا چارہ جوئی شروع کی جاسکے گی، جاری رکھی جاسکے گی یا نافذ کی جاسکے گی اور کوئی تاوان، ضبطی یا سزا اس طرح سے عائد کی جاسکے گی گویا کہ مذکورہ قانون منسوخ نہیں ہوا تھا۔

۵۷۔ ایکٹ کا دیگر قوانین پر غالب ہونا :

(۱) اس ایکٹ کے احکامات، فی الوقت نافذ العمل کسی بھی قانون کے احکامات کے باوجود غالب اور موثر ہوں گے۔

(۲) کوئی عدالت، بشمول عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر اور عدالت عالیہ اس ایکٹ یا اس میں

ترمیم کے لئے کسی ایکٹ کا جواز زیر بحث نہیں لائے گی، یا زیر بحث لانے کی اجازت نہیں دے گی۔

۵۸۔ قواعد سازی کا اختیار :

اس ایکٹ کی اغراض کے حصول کے لئے صدر قواعد مرتب کر سکے گا۔

۵۹۔ تنسیخ و استثناء :

(۱) آزاد جموں و کشمیر حکومت ایکٹ مجریہ ۱۹۷۰ء جسے بعد ازیں متذکرہ ایکٹ کہا جائے گا، اس کے ترمیمی ایکٹوں اور اسکے تحت مرتبہ قواعد کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ہے۔

(۲) نوٹ: یہ ذیلی دفعہ پہلے ترمیمی ایکٹ مجریہ ۱۹۷۵ء کے ذریعے حذف کر دی گئی۔

جدول اوّل

(عہدے کا حلف)

صدر

(دیکھئے دفعہ ۵(۶))

میں، ۔۔۔۔۔۔۔۔، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور یکتانیت، اس کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں، ان میں سے آخری کتاب قرآن کریم، اس کے انبیاء، حضرت محمد ﷺ کی مطلق ختم نبوت، روز جزاء اور قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ کی تمام تعلیمات اور مقتضیات پر ایمان رکھتا ہوں'

یہ کہ میں بحیثیت صدر آزاد جموں وکشمیر، اپنے ملک کے ساتھ اور ریاست آزاد جموں وکشمیر کے الحاق پاکستان کے مشن کے ساتھ وفادار رہوں گا'

یہ کہ میں بحیثیت صدر اپنے فرائض دیانت داری اور ایمانداری سے انجام دوں گا' اور

یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے سرکاری راز کی اطلاع نہ دوں گا اور نہ ہی اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت صدر میرے علم میں آئے۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

وزیراعظم

(دیکھئے دفعہ ۱۳(۴))

میں، ۔۔۔۔۔۔۔۔، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور یکتانیت، اس کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں، ان میں سے آخری کتاب قرآن کریم، اس کے انبیاء، حضرت محمد ﷺ کی مطلق ختم نبوت، روزِ جزاء اور قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ کی تمام تعلیمات اور مقتضیات پر ایمان رکھتا ہوں؛

یہ کہ میں ملک اور ریاست جموں وکشمیر کے الحاق پاکستان کے مشن کے ساتھ وفادار رہوں گا؛

یہ کہ میں بحیثیت وزیراعظم اپنے فرائض دیانت داری اور ایمانداری سے انجام دوں گا؛ اور

یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے سرکاری راز کی اطلاع نہ دوں گا اور نہ ہی اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت وزیراعظم میرے علم میں آئے۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

وزیر

(دیکھئے دفعہ ۱۴(۲))

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔، صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں‘

یہ کہ میں ملک اور ریاست جموں وکشمیر کے الحاق پاکستان کے مشن کے ساتھ وفادار رہوں گا‘

یہ کہ میں بحیثیت وزیر اپنے فرائض دیانت داری اور ایمانداری سے انجام دوں گا‘ اور

یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے سرکاری راز کی اطلاع نہ دوں گا اور نہ ہی

اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت وزیر میرے علم میں آئے۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر قانون ساز اسمبلی

(دیکھئے دفعہ ۲۹(۲))

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔، آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر منتخب ہوتے

ہوئے صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں،

یہ کہ میں ملک اور ریاست جموں وکشمیر کے الحاق پاکستان کے مشن کے ساتھ وفادار رہوں گا‘

یہ کہ میں قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کی حیثیت سے اپنے فرائض دیانت داری

اور ایمانداری سے انجام دوں گا‘ اور

یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے سرکاری راز کی اطلاع نہ دوں گا اور نہ ہی

اسے ظاہر کروں گا جو اسمبلی کے اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کی حیثیت سے میرے علم میں آئے۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

رُکن قانون ساز اسمبلی یا کونسل

(دیکھئے دفعہ ۲۱(۶) اور ۲۳(۱))

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔، قانون ساز اسمبلی یا کونسل کا رُکن منتخب ہوتے ہوئے صدق دل سے

اللہ تعالیٰ کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں‘

یہ کہ میں ملک اور ریاست جموں وکشمیر کے الحاق پاکستان کے مشن کے ساتھ وفادار رہوں

گا،

یہ کہ میں قانون ساز اسمبلی یا کونسل کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض دیانت داری اور

ایمانداری سے انجام دوں گا‘ اور

یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے سرکاری راز کی اطلاع نہ دوں گا اور نہ ہی

اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت رکن قانون ساز اسمبلی یا کونسل میرے علم میں آئے۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر و
جج عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر

(دیکھئے دفعہ ۴۲(۶))

میں، ۔۔۔۔۔۔۔۔، چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر (یا عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کا جج) مقرر ہوتے ہوئے صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت مجھ پر واجب ہے اور یہ کہ میں اپنے عہدے کے فرائض ایمانداری سے اپنی بہترین قابلیت، علم اور فراست سے انجام دوں گا اور آزاد جموں وکشمیر میں نافذ العمل قانون کے مطابق، بلاخوف ورعایت اور بلارغبت وعناد انصاف کروں گا۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

عدالت عالیہ کے چیف جسٹس یا جج کا حلف

(دیکھئے دفعہ ۴۳(۴))

میں، ۔۔۔۔۔۔۔۔، ریاست آزاد جموں وکشمیر کی عدلیہ کی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس (یا جج) مقرر ہوتے ہوئے صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت مجھ پر واجب ہے اور یہ کہ میں اپنے عہدے کے فرائض ایمانداری سے اپنی بہترین قابلیت، علم اور فراست سے انجام دوں گا اور آزاد جموں وکشمیر میں نافذ العمل قانون کے مطابق، بلاخوف ورعایت اور بلارغبت وعناد، انصاف کروں گا۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

مشیر کا حلف

(دیکھئے دفعہ ۲۱(۹))

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔، صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

یہ کہ میں ملک اور ریاست جموں وکشمیر کے الحاق پاکستان کے مشن کے ساتھ وفادار رہوں گا

یہ کہ میں بحیثیت مشیر اپنے فرائض دیانت داری اور ایمانداری سے انجام دوں گا اور

یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے سرکاری راز کی اطلاع نہ دوں گا اور نہ ہی

اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت مشیر میرے علم میں آئے۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

آڈیٹر جنرل

(دیکھئے دفعہ ۵۰۔اے(۲))

میں،۔۔۔۔۔۔، صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

یہ کہ میں بحیثیت آڈیٹر جنرل آزاد جموں وکشمیر اپنے فرائض آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین

ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء اور قانون کے مطابق اور اپنی بہترین قابلیت، علم اور فراست سے بلاخوف و

رعایت اور بلا رغبت وعناد، دیانت داری سے انجام دوں گا۔

اللہ میری مدد فرمائیں۔

جدول دوم

(دیکھئے دفعہ ۲۴(۲)(ڈی))

۱۔ ایسا عہدہ جو کل وقتی نہ ہو اور جس کا مشاہرہ تنخواہ یا فیس کی شکل میں ادا کیا جائے۔

۲۔ لمبردار، انعامدار، سفید پوش، اور ذیلدار کا عہدہ خواہ اس نام سے یا کسی دوسرے نام سے موسوم ہو۔

۳۔ یونین کونسل، یونین کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین اور میونسپل کمیٹی اور ضلع کونسل کے وائس چیئرمین کا عہدہ۔

۴۔ مسلح افواج کے مستحفظ۔

۵۔ ایسا کوئی دیگر عہدہ جس پر فائز شخص کو اسمبلی کا رکن منتخب ہونے یا رکن رہنے کے لئے اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے نااہل قرار نہ دیا جائے۔

جدول سوم

(دیکھئے دفعہ ۳۱(۲))

کونسل کی فہرست قانون سازی

۱۔ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندوپاک کی قراردادوں کے تحت حکومت پاکستان کی ذمہ داریوں کے تابع، قومیت، شہریت اور وطن گیری، آزاد جموں وکشمیر سے یا اس میں نقل مکانی کرنا، آزاد جموں وکشمیر میں داخلہ اور وہاں سے ترک وطن اور اخراج بشمول اس سلسلہ میں آزاد جموں وکشمیر میں غیر سکونت پذیر افراد کی آزاد جموں وکشمیر کے اندر نقل وحرکت کا انضباط۔

۲۔ ڈاک اور تار بشمول ٹیلیفون، لاسلکی، نشریات اور مواصلات کے ایسے ہی دیگر ذرائع، ڈاک خانے کا بچت بنک۔

۳۔ کونسل کا سرکاری قرضہ، بشمول سرمایہ مجتمع کونسل کی کفالت پر قرض لینا۔

۴۔ کونسل کا سرکاری ملازمتیں اور کونسل پبلک سروس کمیشن۔

۵۔ کونسل کی پنشن یعنی کونسل کی طرف سے یا سرمایہ مجتمع کونسل میں سے واجب الادا پنشن۔

۶۔ کونسل کے ماتحت افراد کیلئے انتظامی عدالتیں۔

۷۔ حسب ذیل اغراض کے لئے کونسل کی ایجنسیاں اور ادارے یعنی تجربہ وتحقیق کے لئے، فنی اور پیشہ ورانہ تربیت کے لئے یا خصوصی تعلیم کی ترقی کے لئے۔

۸۔ جوہری توانائی بشمول۔۔۔

(اے) جوہری توانائی پیدا کرنے کے لئے ضروری معدنی وسائل'

(بی) جوہری ایندھن کی پیداوار اور جوہری توانائی کا پیدا کرنا اور استعمال کرنا' اور

(سی) شعاعوں کا برقانا۔

۹۔ ہوائی جہاز اور ہوابازی، ہوائی اڈوں کا اہتمام، ہوائی جہازوں کی آمدورفت اور ہوائی اڈوں کا انضباط اور انتظام۔

۱۰۔ ہوائی جہازوں کی حفاظت کے لئے اشارگاہیں اور دیگر انتظامات۔

۱۱۔ ہوائی راستوں سے مسافروں اور مال کی نقل وحمل۔

۱۲۔ حق تصنیف، ایجادات، نمونے اور تجارتی مال کے نشانات۔

۱۳۔ افیون جہاں تک اس کی برآمد کے لئے فروخت کا تعلق ہو۔

۱۴۔ بنکاری، یعنی کاروبار بنکاری کے انعقاد کے سلسلے میں حکومت پاکستان کے ساتھ ارتباط۔

۱۵۔ قانون بیمہ اور کاروبار بیمہ کے انعقاد کا انضباط۔

۱۶۔ اسٹاک ایکسچینج اور وعدہ بازار، جس کے مقاصد اور کاروبار آزاد جموں وکشمیر تک محدود نہ ہوں۔

۱۷۔ کارپوریشنوں، یعنی تجارتی کارپوریشنوں بشمول بنکاری، بیمہ کاری اور مالی کارپوریشنوں کی تشکیل کرنا، انہیں منضبط کرنا اور ختم کرنا لیکن ان میں ایسی کارپوریشنوں جو آزاد جموں وکشمیر کی ملکیت یا زیر اہتمام ہوں اور صرف آزاد جموں وکشمیر کے اندر کاروبار کریں، یا انجمن ہائے امداد باہمی شامل نہیں ہیں، اور ایسی کارپوریشنیں تشکیل دینا، منضبط کرنا اور ختم کرنا، خواہ وہ تجارتی ہوں یا نہ جن کے مقاصد آزاد جموں وکشمیر تک محدود نہ ہوں لیکن ان میں یونیورسٹیاں شامل نہ ہوں گی۔

۱۸۔ معاشی ارتباط کے لئے منصوبہ بندی بشمول سائنسی اور تکنیکی تحقیق کی منصوبہ بندی اور ارتباط۔

۱۹۔ شاہراہیں، جو آزاد جموں وکشمیر کے علاقے سے باہر تک جا رہی ہوں، ان میں وہ سڑکیں شامل نہیں جنہیں حکومت پاکستان نے کلیدی اہمیت کا حامل قرار دیا ہو۔

۲۰۔ کونسل کی مساحتیں، بشمول ارضیاتی مساحتیں اور کونسل کی موسمیاتی تنظیمیں۔

۲۱۔ کونسل کے اغراض کے لئے کونسل کی ملکیت یا قبضہ میں تعمیرات، اراضی اور عمارات (جو بری، بحری اور فضائی فوج کی تعمیرات نہ ہوں)، لیکن آزاد جموں وکشمیر میں واقع جائیداد کے سلسلے میں ہمیشہ قانون ساز اسمبلی کے مرتب کردہ قانون کے تابع، ماسوائے جس حد تک کونسل کا وضع کردہ قانون بصورت دیگر حکم دے۔

۲۲۔ مردم شماری۔

۲۳۔ ناپ تول کا معیار قائم کرنا۔

۲۴۔ آزاد جموں وکشمیر یا پاکستان کے کسی صوبے کی جمعیت پولیس کے ارکان کے اختیارات اور دائرہ کار کی ایسے صوبے یا آزاد جموں وکشمیر کے کسی علاقے پر وسعت، لیکن اس طرح سے نہیں کہ آزاد جموں وکشمیر یا ایسے صوبے کی پولیس کو آزاد جموں وکشمیر یا ایسے صوبے میں اُس صوبے یا آزاد جموں وکشمیر کی حکومت کی رضامندی کے بغیر اختیارات اور دائرہ کار استعمال کرنے کے قابل بنا دیا جائے، آزاد جموں وکشمیر یا پاکستان کے کسی صوبے کی جمعیت پولیس کے ارکان کے اختیارات و دائرہ کار کی آزاد جموں وکشمیر یا اس صوبے سے باہر ریلوے کے علاقوں تک وسعت۔

۲۵۔ کونسل کے انتخابات۔

۲۶۔ اراکین کونسل اور مشیروں کے مشاہرے، بھتے اور مراعات۔

۲۷۔ ریلوے۔

۲۸۔ معدنی تیل اور قدرتی گیس، مائعات اور مادے جن کا خطرناک حد تک آتش گیر ہونا، کونسل کے وضع کردہ قانون کے ذریعے قرار دیا جائے۔

۲۹۔ صنعتی ترقی، جبکہ کونسل کے وضع کردہ قانون کے ذریعے مفاد عامہ کی خاطر کونسل کے زیر اہتمام ترقی قرین مصلحت قرار دے دی جائے۔

۳۰۔ قیدیوں اور ملزم اشخاص کی آزاد جموں و کشمیر سے پاکستان اور پاکستان سے آزاد جموں و کشمیر منتقلی۔

۳۱۔ کونسل اور حکومت سے متعلق معاملات کے سلسلے میں ارتکاب کردہ بعض جرائم سے نمٹنے کے لئے تدابیر اور اس مقصد کے لئے جمعیت پولیس کا قیام یا حکومت پاکستان سے متعلق معاملات کے سلسلے میں ارتکاب کردہ جرائم کی تفتیش کے لئے پاکستان میں قائم شدہ جمعیت پولیس کے دائرہ کار کی آزاد جموں و کشمیر تک وسعت۔

۳۲۔ آزاد جموں و کشمیر سے پاکستان کی طرف اور پاکستان سے آزاد کشمیر کی طرف متعدی یا وبائی امراض یا انسانوں، حیوانوں اور پودوں کو متاثر کرنے والے کیڑے مکوڑوں کے پھیلاؤ کی روک تھام۔

۳۳۔ آبادی کی منصوبہ بندی اور سماجی فلاح و بہبود۔

۳۴۔ پانی کھولانے کی مشینیں (بوائلرز)

۳۵۔ بجلی۔

۳۶۔ اخبارات، کتب، اور چھاپے خانے۔

۳۷۔ ریاستی جائیداد۔

۳۸۔ تعلیمی درسیات، نصاب، منصوبہ بندی، حکمت عملی، مراکز امتیاز اور معیار تعلیم۔

۳۹۔ متحرک فلموں کی نمائش کی منظوری دینا۔

۴۰۔ سیاحت۔

۴۱۔ محصولات درآمدات بشمول برآمدی محصولات۔

۴۲۔ زرعی آمدنی کے علاوہ آمدنی پر محصولات۔

۴۳۔ کارپوریشنوں پر محصولات۔

۴۴۔ اثاثوں کی اصل مالیت پر محصولات، جس میں غیر منقولہ جائیداد پر منافع سرمایہ کے محصولات شامل نہیں ہیں۔

۴۵۔ کسی پلانٹ، مشینری، منصوبہ، کارخانہ یا تنصیب کی پیداواری صلاحیت پر، ان محصولات اور ڈیوٹیوں کی بجائے جن کی صراحت اندراجات ۴۲ یا ۴۳ میں کردی گی ہے ان میں سے کسی ایک یا دونوں کی بجائے، محصولات اور ڈیوٹیاں۔

۴۶۔ ریل یا ہوائی جہاز کے ذریعے لے جائے جانے والے مال یا مسافروں پر منتہائی محصولات، ان کے کرایوں اور بار برداری پر محصولات۔

۴۷۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر کی بابت فیسیں، لیکن ان میں سے کسی عدالت میں لی جانے والی فیس شامل نہیں ہے۔

۴۸۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر کی بابت تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور اختیارات۔

۴۹۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر سے متعلق قوانین کے خلاف جرائم۔

۵۰۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر کے اغراض کے لئے تحقیقات اور اعداد و شمار۔

۵۱۔ وہ امور جو اس ایکٹ کے تحت کونسل کے اختیار قانون سازی میں ہوں یا کونسل سے متعلق ہوں۔

۵۲۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر کے ذیلی یا ضمنی امور۔

جدول چہارم

(دیکھئے دفعہ ۴۲(۹))

عدالت عظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کے چیف جسٹس اور جج ایسی تنخواہ، بھتوں، مراعات اور پنشن کے مستحق ہوں گے جو عدالت عظمیٰ پاکستان کے چیف جسٹس اور ججوں کو حاصل ہیں۔

جدول پنجم

(دیکھئے دفعہ ۴۳(۹))

عدالت عالیہ آزاد جموں وکشمیر کے چیف جسٹس اور جج ایسی تنخواہ، بھتوں، مراعات اور پنشن کے مستحق ہوں گے جو عدالت عالیہ پاکستان کے چیف جسٹس اور ججوں کو حاصل ہیں۔

فہرست ترمیمات

عبوری آئین میں اب تک نو دفعہ ترمیم کی جا چکی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (پہلا ترمیمی) ایکٹ ۱۹۷۵ء۔

۲۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (دوسرا ترمیمی) ایکٹ ۱۹۷۶ء۔

۳۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (تیسرا ترمیمی) ایکٹ ۱۹۷۶ء۔

۴۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (چوتھا ترمیمی) ایکٹ ۱۹۷۷ء۔

۵۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (پانچواں ترمیمی) ایکٹ ۱۹۷۷ء۔

۶۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (چھٹا ترمیمی) ایکٹ ۱۹۸۶ء۔

۷۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (ساتواں ترمیمی) ایکٹ ۱۹۸۶ء۔

۸۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (نواں ترمیمی) ایکٹ ۱۹۸۸ء۔

۹۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (دسواں ترمیمی) ایکٹ ۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (گیارہواں ترمیمی) ایکٹ ۲۰۰۵ء۔

نوٹ: آٹھواں ترمیمی ایکٹ مقننہ کی جانب سے منظور نہ ہونے کی بناء پر اس فہرست میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

OUR PUBLICATIONS

Kalhana's Rajatarangini (2 Volumes Set)	M.A. Stein
Kalhana's Ancient Geography Of Jammu And Kashmir	M.A. Stein
The Development Of The Constitution Of Jammu And Kashmir	A. S. Anand
A Gazetteer Of Kashmir	Charles Ellison Bates
The Boats And Boatmen Of Kashmir	Dr. Shanta Sanyal
British Paramountcy In Kashmir	Madhavi Yasin
Geography Of Jammu And Kashmir State	Pandit Annand Koul Updated By P.N.K Bamzai
Inside Kashmir	Prem Nath Bazaz
The Shadow Of Ram Rajya Over India	Prem Nath Bazaz
Kashmir In Crucible	Prem Nath Bazaz
Azad Kashmir	Prem Nath Bazaz
Ancient Monuments Of Kashmir	Ram Chandrakak
Jammu And Kashmir(Bibliography)	Ramesh.C. Dogra
The Kashmir Saga (Revised Edition)	Sardar M Ibrahim
Kashmir	Sir Francis Younghusband
The Valley Of Kashmir	Sir Walter. Lawrence

راج ترنگنی دو جلدیں مکمل سیٹ	پنڈت کلہن
قدیم ترین جغرافیہ جموں و کشمیر	پنڈت کلہن
تاریخ تحریک جدوجہد آزادی کشمیر	پریم ناتھ بزاز مترجم عبدالمجید نظامی
تاریخ جموں	مولوی حشمت اللہ خان لکھنوی
مکمل تاریخ کشمیر تین حصے یکجا	محمد دین فوق
تاریخ اقوام کشمیر (مکمل)	محمد دین فوق
شباب کشمیر	محمد دین فوق
کشمیر کی رانیاں	محمد اسماعیل ہاتف بھوپالی
املتاس کے پیڑ	ثریا خورشید
بانہال کے اس پار	ثریا خورشید

Verinag Publishers

Mirpur Azad Kashmir

Telephone (05827)447498,434330

Email:verinagbooks@yahoo.com

Price Rs. 125/-